Presented By: www.jafrililibrary.com

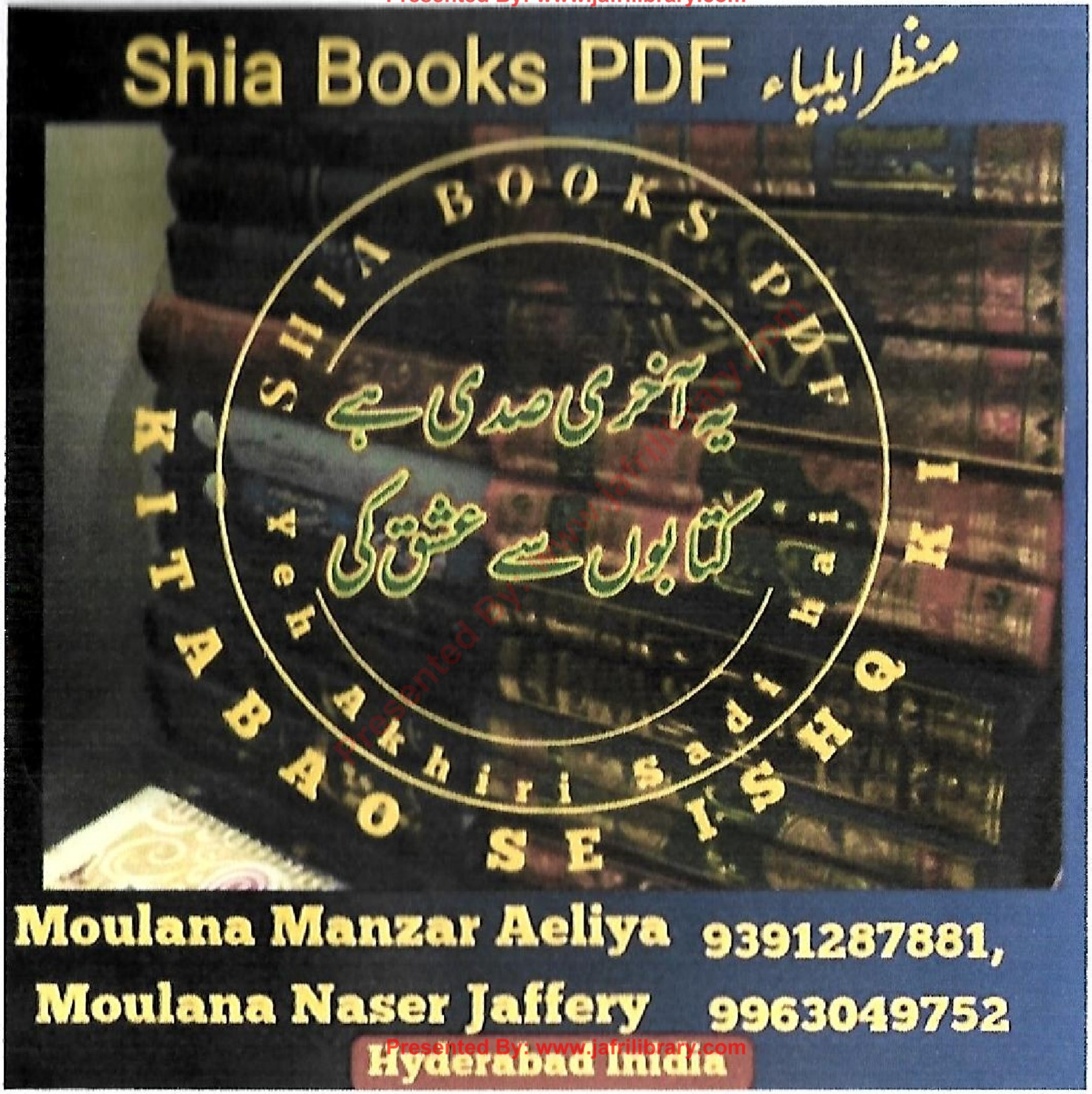

Presented By: www.jafrililibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رسالہ

تفضیل امیر المومنین علیہ السلام

مملوکہ کتاب محفوظ اصغر ایلیا

Presented By: www.jafrilibrary.com

تالیف: رئیس المتکلمین، جامع منقول و معقول، مجدد ملت، فخر الشیعہ،

ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان العکبری البغدادی

ملقب بہ شیخ المفید رحمہ اللہ

(متوفی ۴۱۳ ہجری)

ترجمہ: سید سبطین علی نقوی امروہوی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

نام کتاب: رسالہ تفضیل امیرالمومنین علیہ السلام۔

تالیف: شیخ مفید رحمہ اللہ۔

ترجمہ و کمپوزنگ: سید بطین علی نقوی امروہوی۔

نظر ثانی: ./ تعداد: 500.

سال اشاعت: اپریل 2020.

ہدیہ: PKR: 200/-

Presented By: www.jafrilibrary.com

SABEEL E SAKINA
(DMF) PAKISTAN

All rights reserved. This book or any portion thereof may not be reproduced or used in manner whatsoever without the express written permission of the publisher except for the use of brief quotations in a book review.

ST-1/B, Block 6, Federal 'B' Area,
Karachi (75950) – Pakistan
+92 (0) 333 2000 464 +92 (0) 333 3589 401
Office No. 12, 2nd Floor, Empress Tower,
Empress Road, Lahore - Pakistan
+92 (0) 321 4664 333
www.ziaraat.com
webmaster@ziaraat.com fb.com/ziaraatdotcom
whatsapp online bookstore
+92 (0) 348 8640 778

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

انتساب

انسان کامل، ولی اللہ، حجت حق، وجہ استمرار لیلۃ القدر، قطب زمان، یوسف زہراء، منجی بشریت، ابو صالح حجت ابن الحسن المہدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے نام

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِوَلِيِّكَ الحجة بن الحسن
صلواتك عليه و على آبائه فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ
فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَ حَافِظاً وَ نَاصِراً وَ دَلِيلًا وَ
قَائِداً وَ عَوْناً وَ عَيْناً حَتّٰى تُسْكِنَهُ أَرْضَكَ
طَوْعاً وَ تُمَتِّعَهُ فِيهَا طَوِيلا

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مقدمہ مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی ابی القاسم المصطفی محمد وآلہ الطیبین الطاھرین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین۔

اہل تشیع کے مختلف اعتقادات میں سے ایک اہم عقیدہ بعد رسول اللہ ﷺ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی تمام مخلوقات پر تفضیل کا ہے۔ اس عقیدے کی جڑیں اسلاف امامیہ کی کتب و رسائل میں ہیں جبکہ اس کی شاخیں اور رسوخ ہر زمانے میں مکتب تشیع کا خاصہ رہا ہے۔ البتہ دور آخر میں بعض افراد کی جانب سے اس عقیدے میں شک و شبہات ایجاد کرنے کی مذموم کوشش دیکھنے میں آئی ہے۔

چونکہ دینی عقائد کا دفاع کرنا لازم ہے لہذا اسی ضرورت کے پیش نظر رسالہ ہذا کا ترجمہ مومنین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ رسالہ فخر عالم تشیع جناب مستطاب شیخ مفید رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔ رسالہ انتہائی مختصر ہونے کے باوجود کچھ جہات سے اہمیت کا حامل ہے:

۱۔ اس رسالے میں مختصر مگر جامع انداز میں تفضیل امیر المومنین علیہ السلام کے حوالے سے شیعہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ رسالے کے مؤلف چونکہ چوٹی کے متکلمین امامیہ میں شمار ہوتے ہیں لہذا اس بنا پر اس کی اہمیت چند برابر ہو جاتی ہے۔

۳۔ کیونکہ رسالہ متقدمین میں سے ایک شخصیت کی تالیف ہے، اس لیے اپنی قدامت کی وجہ سے بھی اہمیت کا حامل ہے، نیز متقدمین امامیہ و متاخرین امامیہ کے عقیدہ تفضیل کے درمیان رابطہ قائم رکھنے کے لیے پل کا کام کرتا ہے۔

کتاب کے ترجمے میں اپنائی گئی روش یہ ہے کہ پہلے اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے اور اس کے بعد رسالے کا اصل عربی متن کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ محقق کی جانب سے کی گئی احادیث کی تخریج اردو ترجمہ میں پیش کی گئی ہے جبکہ رسالے کے متن میں موجود کلمات اور الفاظ کا اختلاف عربی متن کے ساتھ حاشیے میں درج ہے۔

دعا ہے کہ پروردگار مومنین کو اس رسالے سے استفادہ کرتے ہوئے عقائد حقہ امامیہ پر ثابت قدم رہنے اور ان کا دفاع کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

سید سبطین علی نقوی امروہوی۔

۱۸ رجب ۱۴۴۱ھ، بمطابق ۱۳ مارچ، ۲۰۲۰،

حرم اہل البیت علیہم السلام، قم المقدس۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مقدمہ اولیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وصلی اللہ علی سیدنا و نبینا محمد و آلہ الطاہرین

امام ابو الحسن امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام وہ مولود ہیں جنہوں نے اپنی آنکھ جوف کعبہ میں کھولی اور دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی خانہ خدا کے محراب عبادت میں شقی ازلی و ابدی کی ضربت سے آپ کا فرق اقدس شگافتہ ہوا۔ یوں یہ علی علیہ السلام کی وہ خصوصیت ہے جو انہی کی ذات میں منحصر ہے کہ ان کا آغاز و انجام خدا کے گھر سے ہے۔ آپ تاریخ کی حیرت انگیز شخصیات میں سے ہیں۔ آپ کی افتخارات و فضائل سے مملو زندگی، متضاد صفات اور عظیم ظرفیت کا حامل ہونا، بے کراں علم، جامع فکر، ہر وقت ہدف کو مد نظر رکھنا، اصولوں پر کار بند رہنا اور اس سب کے باوجود اس دنیا کو ذرا خاطر میں نہ لانا اور پست شمار کرنا جو دوسروں کے لیے سب کچھ ہے، یہ سارے اوصاف امام متقیان علیہ السلام کے عجائبات میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ مجموعہ اوصاف اس بات کا موجب بنے کہ علی علیہ السلام خود کو ایک ایسی شخصیت کی صورت میں ظاہر کریں جو دیگر بشری ممتاز شخصیات سے بھی قابل تقابل و قیاس نہ رہے، کیونکہ یہ علی علیہ السلام کو خلقت کے آفشاں نہ ہونے والے راز اور ہستی کے ایک عظیم معمہ میں تبدیل کر دیتا ہے۔ علماء کی عقول متحیر اور خرمندوں کا علم انگشت بدندان کھڑا دکھائی دیتا ہے کہ اس شخصیت کو کیا نام دیں: مخلوق یا اس

سے برتر! علی علیہ السلام کی بنی آدم پر تفضیل و برتری (غیر از خاتم الانبیاء ﷺ) کی تحقیق اس نظر سے ہونی چاہیے۔

امیر المومنین و امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی تفضیل و برتری کا موضوع عالم اسلام میں علماء کے درمیان بڑا پرانا سابقہ رکھتا ہے اور اس نے خردمند متفکرین کی فکروں کو (صدر الاسلام سے ہی) اپنے میں مشغول رکھا ہے۔ اس سلسلے میں علمائے امامیہ بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ چونکہ وہ اپنی ہستی کو اپنے امام کا مقروض جانتے ہیں اور دوسری جانب انہیں آیات قرآن اور احادیث پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ میں موجود شواہد کی بنا پر علی علیہ السلام کی دوسروں پر ترجیح و فوقیت پر کوئی شک و تردید نہیں، لہٰذا انہوں نے ہمیشہ اپنے مولا اور آقا کی تفضیل و برتری کو بیان کرنے کے لیے استدلال اور برہان کی راہ اپنائی تاکہ وہ اس طرح ابہام اور شک کے دبیز پردوں کو چاک کر کے عقول سلیم اور پاک فطرتوں کو حقیقت سے روشناس کرا سکیں۔

جو رسالہ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے، اسی کوشش اور جستجو کا حاصل ہے۔ یہ رسالہ تاریخی قدامت، بیان موضوع کے شیوے، قدرت استدلال اور محکم برہان کی جہت سے بہت سے امتیازات کا حامل ہونے کی وجہ سے بے مثال ہے۔ اس کے مؤلف خود چوتھی صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے معرفت مذہب تشیع کی بلند ترین چوٹی پر فائز اور حریم توحید و ولایت کے توانا ترین مدافعین میں سے ہیں۔ انہوں نے اس رسالے میں اپنے دریائے علم سے استفادہ کرتے ہوئے مذکورہ موضوع پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

براہین پیش کیے ہیں۔ آپ محمد بن محمد بن نعمان ملقب بہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور کتاب حاضر آپ کے رسائل میں سے ایک ہے۔ موسسہ پژوہش و مطالعات عاشورا کا افتخار ہے کہ وہ قارئین کی خدمت میں یہ باارزش رسالہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ دعا ہے کہ یہ ناچیز سی خدمت اس امیر ملک و ملکوت کی بارگاہ میں شرف قبولیت پائے۔

موسسہ پژوہش و مطالعات عاشورا

۱۷ محرم، ۱۴۲۱.

مقدمہ ثانی

امیر المومنین علی علیہ السلام کی تفضیل کا مسئلہ ان مسائل میں سے ہے جو قدیم الایام سے مسلمان متکلمین کے درمیان زیر بحث رہا ہے۔ یہ رسالہ بھی اسی موضوع کے تحت لکھی گئی تالیفات میں سے ایک ہے۔ چوتھی صدی ہجری کے اواخر اور پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں جینے والے عظیم شیعہ متکلم جناب شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ نے اس موضوع پر متعدد کتب تالیف فرمائیں۔ انہیں میں سے ایک تالیف "رسالہ تفضیل" ہے۔ یہ رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام مخلوقات پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی تفضیل و برتری کے اثبات میں شیعہ متکلمین کی اکثریت کے عقیدے کا خلاصہ ہے۔

اہل تشیع کے علاوہ مسلمانوں کے دوسرے فرقے بھی مسئلہ تفضیل کے قائل ہیں البتہ اس کے دائرہ وسعت میں اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔ جیسا کہ ابن ابی الحدید معتزلی نے شرح نہج البلاغہ کے مقدمے میں بیان کیا ہے کہ اس مسئلے کی بابت معتزلہ کے مختلف گروہوں کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ وہ راقم ہے: "ابو عثمان عمرو بن عبید، ابو اسحاق ابراہیم بن سیار، ابو عثمان عمرو بن بحر جاحظ جیسے بصری قدماء نیز انہی جیسی ایک دوسری جماعت امیر المومنین علی علیہ السلام پر ابوبکر کی فضیلت کے قائل تھی، وہ خلفائے اربعہ کے درمیان مسئلہ افضلیت میں ترتیب خلافت کو ملحوظ رکھنے کے قائل تھے۔ لیکن بغداد سے تعلق رکھنے والے اکثر معتزلی چاہے وہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

متقدمین میں سے ہوں یا متاخرین میں وہ ابوبکر پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی فضیلت کے قائل تھے، مثال کے طور پر ابو سہل بشر بن معتمر، ابو موسیٰ عیسی بن صبیح، ابو عبد اللہ جعفر بن مبشر، ابو جعفر اسکافی، ابو الحسن خیاط، ابو القاسم عبد اللہ بن محمود بلخی اور اس کے شاگردوں کا نام لیا جا سکتا ہے"۔ [1]

بصری قدماء کی کتب میں سے بطور نمونہ عمرو بن بحر جاحظ کی کتاب "العثمانیہ" کو پیش کیا جا سکتا ہے، جس میں اس نے عثمان کے فضائل نقل کیے ہیں نیز امام علی علیہ السلام پر پہلے تین خلفاء کی فضیلت کا اثبات کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن بغدادی معتزلہ کی ممتاز شخصیت ابو جعفر اسکافی نے اس کتاب کی "نقض العثمانیہ" کے نام سے رد لکھی۔ ابن ابی الحدید نہج البلاغہ کے خط نمبر ۵۴ کی شرح میں لکھتا ہے:

"ابو جعفر اسکافی نے جاحظ کی کتاب العثمانیہ پر رد لکھی تھی، وہ معتزلہ بغداد کے قاعدے کے مطابق بقیہ تمام اصحاب پر علی علیہ السلام کی افضلیت کا قائل تھا اور ایک حقیقی علوی تھا نیز کم تعصب اور انصاف سے آراستہ تھا"۔ [2]

شیخ مفید رحمہ اللہ نے بھی اس رسالے کے مقدمے میں بنا کسی تعصب اور آزاد اندیشی کے ساتھ مذکورہ مسئلے میں شیعوں کے مختلف گروہوں کے اقوال و آراء نقل

---

[1] رجوع کیجیے: ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، کوشش محمد ابو الفضل ابراہیم، انتشارات اسماعیلیان، افسٹ مصر، سن ۱۹۵۹، ج ۱، ص ۷؛ جلوہ تاریخ در شرح نہج البلاغہ، ترجمہ ڈاکٹر محمد مہدوی دامغانی، نشرنی، ج ۱، ص ۱.

[2] رجوع کیجیے: شرح نہج البلاغہ: ج ۱۷، ص ۱۳۲.

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی ہیں اور اس کے بعد سات فصول میں اپنے اعتقاد یعنی بعد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین علی علیہ السلام کی تمام موجودات پر برتری کو ثابت کیا ہے۔

رسالہ تفضیل اپنے تمام تر اختصار کے بعد بھی اس کے مؤلف کے علم کی وسعت اور روش کی ندرت پر گواہ ہے، کیونکہ انہوں نے شیعہ و سنی روایات، تاریخی شواہد اور امیر المومنین علی علیہ السلام کے فضائل و خصوصیات سے استناد کرتے ہوئے اپنے مدعا کو ثابت کیا ہے۔

آسمان فضیلت پر فضائل علی علیہ السلام کے ستارے کی ضیاء نے دیکھنے والوں کی نگاہوں کو اپنی جانب یوں جذب کیا کہ ان کے دشمن بھی ان کی فضیلت کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکے۔ ابن ابی الحدید اپنی شرح نہج البلاغہ کے مقدمے میں راقم ہے:

"اس عظیم شخص کے بارے میں کیا کہوں جس کی فضیلت کا اقرار اس کے دشمنوں نے بھی کیا ہے، ان دشمنوں کے لیے بھی اس شخص کے مناقب کا انکار ممکن نہ تھا نیز وہ بھی اس کے فضائل نہ چھپا سکے، اے قاری تو تو جانتا ہے کہ بنی امیہ دنیا کے خشک و تر پر مسلط تھے، انہوں نے اپنے مکر و حیلے کے ساتھ چراغ علی علیہ السلام کو بجھانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا، علی علیہ السلام کے مقابل آ کھڑے ہونے پر لوگوں کو رغبت دلائی، تمام منبروں پر ان پر اعلانیہ لعن طعن کروائی، یہاں تک کہ علی علیہ السلام کے نام پر بچوں کے نام رکھنے پر بھی پابندی لگا دی، لیکن ان تمام اقدامات نے علی علیہ السلام کی

Presented By: www.jafrilibrary.com

فضیلت اور مقام کو اور بڑھا دیا اور چار چاند لگا دیے"۔[3]

علی علیہ السلام کے فضائل و مناقب اس قدر زیادہ تھے کہ آپ کے سب سے بڑے جانی دشمن اور بنی امیہ کی حکومت کے مؤسس معاویہ نے بارہا ان کا اقرار کیا۔ معاویہ کے ان اعترافات میں سے کچھ بطور نمونہ ابن ابی الدنیا نے اپنی کتاب مقتل الامام امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی فصل "علی علیہ السلام کے دشمنوں کا ان کے فضائل کا اعتراف کرنا" میں نقل کیے ہیں۔ وہ راقم ہے:

"جب معاویہ کو علی علیہ السلام کی شہادت کی خبر ملی، اس وقت وہ اپنی بیوی بنت قرظہ کے ساتھ گرمیوں کی ایک دوپہر میں محو استراحت تھا۔ اس نے سنتے ہی کہا: "انا للہ و انا الیہ راجعون" اس کے بعد کہا: لوگوں کے ہاتھوں سے کتنا علم، فضیلت، نیکی اور فقہ رخصت ہو گئی۔ اس وقت اس کی زوجہ نے کہا: کل تک تو علی علیہ السلام تیری آنکھ کا کانٹا تھا اور آج اس کے مرنے پر "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھ رہا ہے؟ معاویہ نے کہا: وائے ہو تجھ پر! تجھے کیا معلوم کہ لوگوں نے اپنے ہاتھ سے کس قدر علم، فضیلت اور روشن سوابق گنوا دیے ہیں"۔[4]

---

[3] رجوع کیجیے: ابن ابی الحدید، شرح نہج البلاغہ، کوشش محمد ابو الفضل ابراہیم، انتشارات اسماعیلیان، افسٹ مصر، سن ۱۹۵۹، ج۱، ص ۱۶؛ جلوہ تاریخ در شرح نہج البلاغہ، ترجمہ ڈاکٹر محمد مہدوی دامغانی، نشرنی، ج۱، ص۱۱۔

[4] دیکھیے: ابن ابی الدنیا کی کتاب مقتل الامام امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام، تحقیق شیخ محمد باقر محمودی: ص ۱۰۵۔ یہ کتاب تیسری صدی ہجری کی ایک قیمتی کتاب ہے جو محقق محترم کی کوشش اور اہتمام بسیار نیز ان کے مفید حاشیوں کے ساتھ زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔

گو کہ عباسی خلافت بھی حکومت کی مصلحت کی خاطر فاضل پر مفضول کی امامت کی حمایت کرتے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ منزلت جناب امیر علیہ السلام میں کمی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔ یہ کام اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ انہوں نے اپنی نشستوں میں متعدد بار امیر المومنین علیہ السلام کی اہانت کی۔ لیکن اس سب کے باوجود بھی مامون جو تمام عباسی خلفاء میں سب سے زیادہ پڑھا لکھا شخص تھا، اس نے ایک مناظرہ ترتیب دیا جس میں اس نے خود امیر المومنین کی تفضیل اور برتری کا دفاع کر کے اس مطلب کو ثابت کیا۔ ان مناظرات کے مطالعے کے لیے کتاب "عقد الفرید" کی جانب رجوع کیا جا سکتا ہے۔[5]

کتاب کے محقق استاد علی موسیٰ کعبی نے اپنے مقدمے میں بقیہ تمام انسانوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت اطہار علیہم السلام کی تفضیل و برتری کے موضوع پر لکھی گئی کتب کا ذکر کیا ہے... اس لیے ان تالیفات کے ذکر کی یہاں حاجت نہیں۔ محقق نے ان تالیفات کے اسماء ان منابع اور مصادر سے نقل کیے ہیں جن تک ان کی رسائی تھی۔ اس مقام پر موضوع تفضیل کے بارے میں کتاب شناسی کی تکمیل کی غرض سے اس بارے میں لکھی گئی ایک کتاب کی جانب اشارہ کیے دیتے ہیں جس کی جانب مقدمہ محقق میں اشارہ نہیں کیا گیا۔ وہ کتاب ابو جعفر محمد بن عبد اللہ اسکافی اور اس کے بیٹے ابوالقاسم جعفر بن محمد اسکافی کی تالیف "المعیار والموازنہ" ہے۔

---

[5] دیکھیے: ابن عبد ربہ، عقد الفرید، تحقیق ڈاکٹر عبد المجید الرحینی، طبع دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ج۵، ص ۳۴۹۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کتاب کے مؤلف اس کتاب میں رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام انبیاء، مسلمانوں اور خلائق پر امیر المومنین علیہ السلام کی برتری کو ثابت کرتے ہیں۔ خوش قسمتی سے یہ کتاب شیخ محمد باقر محمودی کی تصحیح کے ساتھ طبع ہو چکی ہے...

مقدمہ محقق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي أوضح لنا سبل الهدی و الیقین، و أوجب علینا التمسّك بشرعة الحقّ المبین، و أفضل الصلاة و أتمّ التسلیم علی محمّد الأمین، خیر الوریٰ و سیّد الأنبیاء و المرسلین، و علی آله الهداة المیامین، سیّما ابن عمّه و خلیفته المخصوص بالفضل و المرتضی علی جمیع الأوصیاء المرضیین، و علی صحبهم المتّقین، و التابعین لهم باحسان إلی یوم الدین.

قاری محترم!

جو رسالہ اس وقت آپ کے سامنے ہے، وہ مشہور و معروف متکلم محمد بن محمد بن نعمان حارثی العکبری معروف بہ شیخ مفید رحمہ اللہ کی گراں بہا تالیفات میں سے ایک ہے۔ عبارتوں کا حسن، لکھنے کی قوت، سادہ و سہل انداز نیز قوی و متین استدلال شیخ کا وہ ممتاز شیوہ ہے جو ان کے عصر کی عام کلامی روشوں میں کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ حریف پر مسلط ہو کر اسے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دینا، روایات سے استفادہ کرنے میں ان کی مہارت اور ہدف تک رسائی کے لیے تالیف و تحریر کے اصولوں کا پاس رکھنا شیخ کی دوسری نمایاں صفات ہیں۔

یہ رسالہ ایک مقدمے اور سات فصول پر مشتمل ہے۔ اس میں مؤلف نے بجز رسالت مآب ﷺ تمام خلائق پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی برتری اور افضلیت پر

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

استدلال قائم کیے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کو استثناء کرنے کی وجہ وحی، رسالت نبوت اور وہ موارد ہیں جو خود ختمی مرتبت ﷺ سے مختص ہیں۔

یہ بحث ہمیشہ سے مناظروں کا پیش خیمہ نیز علماء اور صاحب نظر افراد کے یہاں خاصی اہمیت کی حامل رہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس موضوع پر لکھنے والے مؤلفین ایک خاصی تعداد رکھتے ہیں انہوں نے اس حوالے سے مختلف رسائل وکتب تالیف کیے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم نے ان کتابوں کے اسماء یہاں نقل کرنا مناسب جانا جو دوسروں پر رسول اللہ ﷺ اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی برتری اور تفضیل کے موضوع پر لکھی گئی ہیں۔ ان اسماء کے نقل کی دو وجوہات ہیں، ایک تو اس بحث کی تکمیل اور دوسرا ان تالیفات کے درمیان رسالہ ہذا کے مقام کا تعارف۔ جو مصادر و منابع ہماری دسترس میں تھے ان کے مطابق مذکورہ موضوع پر درج ذیل کتب تالیف کی گئی ہیں:

۱۔ التفضیل

تالیف: ابو طالب عبید اللہ بن ابی زید احمد بن یعقوب بن نصر انباری (م ۳۵۶ھ).
نجاشی نے اپنی کتاب رجال میں اس کا ذکر کیا ہے۔[6]

۲۔ التفضیل

تالیف: فارس بن حاتم بن ماہویہ قزوینی. نجاشی نے اپنی کتاب رجال میں اس کتاب کا نام درج کیا ہے۔[7]

---

6 رجال نجاشی: ص ۲۳۳، رقم ۶۱۷.

۳۔ تفضیل الائمۃ علیہم السلام علی الانبیاء

تالیف: حسن بن سلیمان بن خالد حلی صاحب کتاب "مختصر بصائر الدرجات".
علامہ مجلسی رحمہ اللہ نے بحار الانوار میں اس کتاب سے روایت نقل کی ہے۔[8] میرزا عبد اللہ افندی اصفہانی کہتے ہیں: "انہوں نے اس کتاب میں شیخ مفید رحمہ اللہ کی کتاب اوائل المقالات اور شیخ طوس رحمہ اللہ کی کتاب المسائل الحائریہ میں نقل شدہ کلام پر مناقشہ کیا ہے، ہمارے پاس اس کا ایک نسخہ موجود ہے"۔[9]

۴۔ تفضیل الائمۃ علیہم السلام علی الانبیاء الذین کانوا قبل جدھم النبی الخاتم صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ الذی ھو اشرف الخلائق وافضلھم

تالیف: سید ہاشم بحرانی (م ۱۱۰۷ھ).[10]

۵۔ تفضیل الائمۃ علیہم السلام علی غیر جدھم من الانبیاء علیہم السلام

تالیف: مولی محمد کاظم بن محمد شفیع ہزار جریبی حائری صاحب کتاب "البراہین الجلیلۃ". (م ۱۳۳۲ھ).[11]

۶۔ تفضیل الائمۃ علیہم السلام علی الملائکۃ

---

7 رجال نجاشی: ص ۳۱۰، رقم ۸۴۸.

8 بحار الانوار: ج ۲۶، ص ۳۰۹، رقم ۷۷.

9 تعلیقۃ علی امل الامل: ص ۱۱۶.

10 الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۵۸.

11 الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۵۸.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

تالیف: شیخ مفید۔ نجاشی نے اپنی کتاب رجال[12] اور صاحب ایضاح المکنون[13] نے اس کتاب کا نام ذکر کیا ہے۔

۷۔ تفضیل الائمۃ علیہم السلام علیٰ الملائکہ

تالیف: شیخ میرزا یحییٰ بن محمد شفیع اصفہانی، صاحب کتاب "تعیین الثقل الاکبر (م ۱۳۲۵ھ)۔[14]

۸۔ تفضیل امیر المومنین علیہ السلام

تالیف: شیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان کراجکی (م ۴۴۹ھ)۔ یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہے۔[15]

۹۔ تفضیل علی علیہ السلام علیٰ اولی العزم من الرسل

تالیف: ابو الحسن علی بن عیسیٰ بن علی بن عبد اللہ رمانی (م ۳۸۴ھ) قفطی نے "انباہ الرواۃ" میں ان کے حالات زندگی نقل کیے ہیں، نیز ان کی کلامی اور ادبی کتب کی فہرست درج کی ہے، اسی فہرست میں مذکورہ کتاب کا نام بھی درج ہے۔[16]

۱۰۔ تفضیل علی علیہ السلام علیٰ اولی العزم من الرسل

تالیف: سید ہاشم بحرانی (م ۱۱۰۷ھ) یہ کتاب اس کتاب کے علاوہ ہے جس کا ذکر

[12] رجال نجاشی: ص ۴۰۱، رقم ۱۰۶۷۔

[13] ایضاح المکنون: ج ۱، ص ۳۱۱۔

[14] الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۵۸۔

[15] الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۵۹۔

[16] اہل البیت فی المکتبۃ العربیۃ، تراثنا: ج ۳، ص ۴۰۔

شمارہ نمبر ۴ میں کیا گیا ہے۔[17]

۱۱۔ تفضیل امیر المومنین علیہ السلام علی غیر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ، و تفضیل اولادہ علی اولاد الشیخین

تالیف: سید محمد بن علامہ سید دلدار علی نقوی لکھنوی معروف بہ غفران مآب (م ۱۲۸۴ھ)۔ مؤلف نے یہ کتاب اپنے بعض معاصر سنی علماء کی رد میں لکھی تھی۔[18]

۱۲۔ تفضیل امیر المومنین علیہ السلام علی من عدا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ

تالیف: علامہ محمد باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ)۔ شیخ سلیمان بن علی بن سلیمان نے اپنی کتاب "عقد اللآل فی فضائل النبی والآل علیہم السلام" میں اس سے روایات نقل کی ہیں۔[19]

۱۳۔ تفضیل نبینا محمد وآلہ الطاہرین صلوات اللہ علیہم اجمعین علیٰ جمیع الانبیاء و المرسلین

تالیف: شیخ محمد بن عبد علی بن محمد احمد آل عبد الجبار قطیفی۔[20]

۱۴۔ تفضیل النبی وآلہ الطاہرین صلی اللہ علیہ وآلہ علی الملائکۃ المقربین

تالیف: مولی محمد مسیح بن اسماعیل فسوی (م ۱۱۲۷ھ)۔ انہوں نے اس کتاب میں

[17] الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۶۰۔

[18] الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۵۹۔

[19] الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۵۸۔

[20] الذریعۃ: ج ۴، ص ۳۶۰۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فخر الدین رازی کے اس قول پر اعتراض کیا ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ ملائکہ انسانوں سے افضل ہیں، اور پھر اس کے بعد رازی کے قول کی توجیہ یہ کی ہے کہ فخر الدین رازی کی مراد سارے انسان نہیں ہیں اور اس کے دلائل میں رسول اللہ ﷺ اور ان کے اہل بیت علیہم السلام شامل نہیں ہوتے۔[21]

۱۵۔ الرسالۃ الباھرۃ فی العترۃ الطاھرۃ علیہم السلام

تالیف: سید شریف مرتضیٰ علم الہدیٰ ابو القاسم علی بن حسین موسوی (م ۴۳۶ھ)۔ سید مرتضیٰ نے اس رسالے میں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بقیہ تمام مخلوقات پر ائمہ معصومین علیہم السلام کی برتری کو ثابت کیا ہے۔ یہ رسالہ، سید مرتضیٰ کے مجموعہ رسائل میں شایع ہو چکا ہے، جس کا نام رسائل شریف مرتضیٰ رکھا گیا ہے۔[22]

۱۶۔ منہاج الحق و الیقین فی تفضیل امیر المومنین علی سائر الانبیاء و المرسلین علیہ السلام

تالیف: سید ولی بن نعمۃ اللہ حسینی رضوی حائری۔ آپ شیخ بہائی رحمہ اللہ کے والد کے معاصرین میں سے تھے۔ انہوں نے اس رسالے میں شیعہ سنی کتب سے امیر المومنین علیہ السلام کی برتری اور افضلیت پر دلائل و براہین جمع کیے ہیں اور اسے چند

21 الذریعۃ: ج۴، ص۳۶۱.

22 رسائل الشریف المرتضیٰ، المجموعۃ الثانیۃ ص۲۵۱ تا ۲۵۷.

فصول میں تقسیم کیا ہے۔[23]

۱۷۔ المنہج القویم فی تفضیل الصراط المستقیم علی علیہ السلام علی سائر الانبیاء و المرسلین سوی نبینا ﷺ ذی الفضل العمیم

تالیف: شیخ مہذب الدین احمد، شیخ حر عاملی رحمہ اللہ (م ۱۱۰۴ھ) کے شاگرد اور صاحب کتاب "فائق المقال فی الحدیث و الرجال"۔ جیسا کہ اس کتاب کے مقدمے سے معلوم ہوتا ہے یہ رسالہ کتاب منہاج الحق والیقین (شمارہ ۱۶) پر مستدرک ہے، اس میں وہ دلائل و براہین بیان کیے گئے ہیں جو سید ولی بن نعمۃ اللہ نے درج نہیں کیے تھے۔[24][25]

رسالہ ہذا (رسالہ تفضیل امیر المومنین علیہ السلام) کے مختلف عناوین

اس رسالے کو مختلف عناوین و اسماء سے یاد کیا گیا ہے، ان سب کو درج ذیل شماروں میں منحصر کیا جا سکتا ہے:

۱۔ تفضیل علی علیہ السلام علی الامۃ

اس رسالے کا ایک نسخہ مذکورہ عنوان کے ساتھ کتابخانہ آیت اللہ مرعشی رحمہ اللہ

23 الذریعۃ: ج۲۳، ص۱۵۹.

24 الذریعۃ: ج۲۳، ص۱۹۷.

25 مترجم عرض کرتا ہے: ان شاء اللہ بتوفیق الٰہی و بطفیل چہاردہ تن جلد ہی اس موضوع پر معاصرین میں سے ایک عالم کی تفصیلی کتاب کا ترجمہ پیش کیا جائے گا.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

میں شمار ۱۴، مجموعہ ۲۴۳ [26] اور ایک نسخہ شمار ۱۹، مجموعہ ۲۵۵ [27] میں موجود ہے جیسا کہ کتابخانے کی فہرست میں درج ہے۔

۲۔ تفضیل امیر المومنین علی علیہ السلام علیٰ سائر الامۃ

ایسے ہی نسخہ "ا" کتابخانہ مرعشی میں اس عنوان سے موجود ہے، یہ وہی نسخہ ہے جس پر ہم نے اس رسالے کی تحقیق میں اعتماد کیا ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل روش تحقیق کے عنوان کے ذیل میں پیش کی جائے گی۔

۳۔ تفضیل امیر المومنین علی علیہ السلام علیٰ سائر البشر

یہ نسخہ "الف" کا بدل ہے، جس کی تفصیل آگے چل کر پیش کی جائے گی۔

۴۔ تفضیل امیر المومنین علی علیہ السلام علیٰ سائر الاصحاب

کتاب الذریعہ میں یہ رسالہ اس نام سے درج ہے۔ [28]

۵۔ تفضیل امیر المومنین علی علیہ السلام علیٰ سائر الصحابۃ

یہ عنوان اعیان الشیعۃ میں نقل ہوا ہے۔ [29]

۶۔ تفضیل امیر المومنین علی علیہ السلام علیٰ سائر الصحابۃ

یہ عنوان رجال نجاشی میں وارد ہوا ہے۔ [30]

---

[26] فہرست مکتبۃ السید مرعشی: ج۱، ص۲۶۹۔

[27] فہرست مکتبۃ السید مرعشی: ج۱، ص۲۸۶۔

[28] الذریعۃ: ج۴، ص۳۵۸، رقم ۱۵۶۱

[29] اعیان الشیعۃ: ج۹، ص۴۲۲۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

۷۔ تفضیل امیر المومنین علی علیہ السلام علیٰ جمیع الانبیاء غیر محمد ﷺ

جیسا کہ اس رسالے سے متعلق روش تحقیق میں بیان ہو گا، اس رسالے کا ایک مطبوعہ نسخہ جسے ہم نے "ج" کا نام دیا ہے اور جس پر ہم نے اس رسالے کی تحقیق میں اعتماد کیا ہے، اس میں اس رسالے کا یہی عنوان بیان کیا گیا ہے۔

اگر ہم اس رسالے کو دقت سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ (آخری عنوان کے علاوہ) بقیہ سارے عناوین نہ تو اس رسالے میں موجود مضامین کے لیے جامع و مانع ہیں اور نہ رسالے میں موجود مطالب پر حاوی، کیونکہ مصنف نے اس میں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ ملائکہ اور تمام انسانوں پر امیر المومنین علیہ السلام کی فضیلت کا اثبات کیا ہے اور جملہ انبیاء خود انسانوں میں شامل ہیں۔ لہٰذا دقت کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ پہلے چھ عناوین میں سے ہر عنوان مصنف کے اثبات کردہ مضامین میں سے ایک یا اس سے زیادہ کو خود سے خارج کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر امت اور اصحاب پر امیر المومنین علیہ السلام کی برتری، ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام پر امام کی برتری کے موضوع کو خارج کر دیتی ہے۔

البتہ آخری عنوان ان تمام مطالب کا جامع دکھائی دیتا ہے جنہیں مصنف نے اس رسالے میں بیان کیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء پر امیر المومنین علیہ السلام کی برتری و افضلیت سے اصحاب، امت، بنی نوع بشر اور ملائکہ پر بھی امام کی برتری ظاہر ہو جاتی ہے۔ نیز اس عنوان کی عمومیت سے رسول اللہ ﷺ

---

[30] رجال نجاشی: ص۴۰۱، رقم ۱۰۶۷۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

خارج ہو جاتے ہیں جیسا کہ مؤلف کا مقصود بھی یہی ہے۔

اس رسالے کے متعدد اسماء سے ہمارے لیے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کے مؤلف نے یہ عنوان مطلق طور پر بنا کسی قید اور اضافے کے یعنی فقط ”تفضیل امیر المومنین علیہ السلام“ کی عبارت کے ساتھ وضع کیا تھا، لیکن مؤلف کے بعد جس نے بھی اس رسالے تک دسترس حاصل کی اس نے مؤلف کی بعض عبارات سے استفادہ کرتے ہوئے اس کے نام میں کسی چیز کا اضافہ کر دیا یا اسے کسی قید سے مقید کر دیا۔ مثال کے طور پر ”التفضیل علی الصحابۃ“ اور ”التفضیل علی اصحابہ“ مؤلف کی اس عبارت سے اخذ کیا گیا جو رسالے کے آغاز میں وارد ہوئی ہے: «اختلفت الشيعة في هذه المسأله، فقالت الجارودية: انه عليه السّلام كان افضل من كافه الصحابة» ایسے ہی ”التفضیل علی البشر“ کا عنوان مؤلف کی اس عبارت سے اخذ شدہ ہے: «و قال جمهور من اهل الآثار منهم و النقل بالروايات و طبقة من المتكلمين منهم و اصحاب الحجاج: انه عليه السّلام افضل من كافة البشر سوى رسول اللّه محمد بن عبد اللّه صلّى اللّه عليه و آله و سلّم فإنه افضل منه»، ایسے ہی ”التفضیل علی الانبیاء سوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم“ کا عنوان مؤلف کی اس عبارت سے لیا گیا ہے: «و قضينا بأنه افضل من جميع الملائكه و الأنبياء و من دونهم و من عالمَ الانام».

بیان شدہ تمام موارد کے پیش نظر ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آخری عنوان مذکورہ سات عناوین میں سے بہترین عنوان ہے۔ البتہ اس رسالے کے ایک قدیمی

طبع شدہ نسخے کے علاوہ اور کوئی نسخہ ایسا نہیں مل سکا جو اس عنوان کی تائید کرتا ہو اور ایسے ہی کتب بالخصوص فہرست نجاشی میں ہمیں کوئی ایسا عنوان نہیں ملا جو ہمارے لکھے کی تائید کرتا ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عنوان مؤلف کے زمانے کے بعد وجود میں آیا لہٰذا ہم نے اس رسالے کا عنوان بنا کسی قید اور اضافے کے اس کے نام میں اطلاق کو ملحوظ رکھتے ہوئے منتخب کیا ہے۔ وجہ اس عبارت کا مذکورہ تمام عناوین کے درمیان وجہ مشترک ہونا ہے جو اطمینان خاطر کا موجب ہے۔ و اللہ المسدد الصواب۔

روش تحقیق

۱۔ جن نسخوں پر اعتماد کیا گیا

الف) وہ نسخہ جو کتابخانہ آیت اللہ مرعشی نجفی رحمہ اللہ میں شمارہ ۴، مجموعہ ۱۱۶۱ میں موجود ہے۔ یہ ۱۱۵۶ ہجری میں لکھا گیا، ہم نے اس کا رمز ”ا“ رکھا ہے۔

ب) اسی کتابخانے میں موجود ایک اور نسخہ جو شمار ۱۳، مجموعہ ۸۷ میں موجود ہے اور تیرہویں ہجری میں لکھا گیا تھا۔ اس کا رمز ”ب“ ہے۔

ج) وہ نسخہ جو نجف اشراف میں رسائل شیخ مفید رحمہ اللہ (افسٹ مکتبۃ مفید شہر مقدس قم) کے ضمن میں شایع ہوا۔ اس کا رمز ”ج“ ہے۔

۲۔ اس رسالے میں ہم نے یہ کام انجام دیے

الف) مطبوعہ نسخے کا خطی نسخوں سے تقابل۔ اس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ مطبوعہ نسخے میں بہت سی خطائیں اور غلطیاں موجود ہیں اور ایسے ہی دونوں خطی نسخے

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رسالہ

تفضیل امیر المومنین علیہ السلام

رسالے کا ترجمہ

بھی بہت سے مقامات پر ایسے ہی ہیں۔

ب) ان اقوال اور احادیث کے حوالوں کا شیعہ و سنی مصادر سے اضافہ جنہیں مصنف نے رسالے میں نقل کیا ہے۔

ج) رسالے کے متن کو استحکام بخشنے کے لیے قابل اعتماد نسخوں کی عبارت کو اصل متن میں رکھنا اور حاشیے میں نسخوں کے اختلاف کی جانب اشارہ کرنا۔ البتہ وہ اختلافات جن کا کوئی معنی برآمد نہیں ہوتا تھا، ان کا ذکر نہیں کیا گیا۔

د) فصول کے آغاز میں ان کے ایسے عناوین قائم کرنا جن سے اس رسالے کے مختلف حصوں میں موجود مطالب تک رسائی آسان ہو جائے، البتہ ہم نے انہیں اس علامت [ ] کے درمیان نقل کیا ہے۔

خدائے علی و قدیر کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ وہ میراث اہل بیت علیہم السلام کو زندہ کرنے کی راہ میں کوشش و سعی کرنے والوں کو کامیاب و سرفراز فرما کر انہیں استحکام نظر سے نوازے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

علی موسیٰ کعبی۔ شہر مقدس قم،

۱۵ شعبان ۱۴۱۲ ہجری.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

مقدمہ

[تفضیل کی بابت اقوال شیعہ کا بیان]

شیخ مفید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اس مسئلے کی بابت شیعوں کے مختلف فرقے ایک نظریے کے قائل نہیں ہیں۔

جارودیہ[31] کا کہنا ہے: بے شک علی علیہ السلام تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ لیکن شیعوں کے دوسرے گروہ بقیہ تمام صحابہ پر علی علیہ السلام کی افضلیت پر قطع و یقین نہیں رکھتے اور قائل ہیں کہ سب افراد امام علی علیہ السلام کو سلف صحابہ کے مساوی جاننے یا علی علیہ السلام کو ان اصحاب سے افضل جاننے یا وہ اس امر میں (سرے سے ہی) تردید کا شکار

---

[31] جارودیہ زیدی شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو ابو جارود زیاد بن منذر (م ۱۵۰ھ) سے منسوب ہے۔ یہ امیر المومنین علیہ السلام کی تفضیل کے قائل ہیں، ان کا کہنا ہے: "صحابہ میں سے کوئی بھی علی علیہ السلام کے مقام و منزلت تک نہیں پہنچ سکتا، اور جو بھی علی علیہ السلام کو اس مقام و منزلت کا حامل نہ سمجھے، وہ کافر ہو جاتا ہے، اور چونکہ امت کی اکثریت نے ان کی بیعت نہیں کی تھی، لہٰذا وہ کافر اور گمراہ ہو گئی ہے"۔ یہ امام علی علیہ السلام کے بعد امام حسن علیہ السلام اور ان کے بعد امام حسین علیہ السلام کو امامت کا حقدار سمجھتے ہیں۔ حسنین شریفین علیہما السلام کے بعد ان دونوں کی اولاد پر مشتمل مرکب شوریٰ کو امامت کا اہل جانتے ہیں، پس جو بھی خروج کرے اور تلوار کھینچ لے وہ حقدار امامت ہے۔ دیکھیے: المقالات والفرق: ص ۱۸؛ الملل والنحل: ج ۱، ص ۱۴۰؛ الفرق بین الفرق: ص ۳۰؛ مقالات الاسلامیین: ج ۱، ص ۲۵۹۔

ہیں، اور (یوں) انہوں نے بدعت کی بنا ڈالی ہے۔ البتہ یہ گروہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام علی علیہ السلام سے افضل ہیں۔

شیعہ اثنا عشریہ میں بھی اس حوالے سے اختلاف نظر پایا جاتا ہے۔ ان کے اکثر متکلمین کا کہنا ہے: انبیاء علیہم السلام قطعی طور پر علی علیہ السلام سے افضل ہیں۔

ان کے اکثر محدثین اہل نقل اور روایات میں تفقہ اور دقت کرنے والے نیز ان کے متکلمین کے ایک گروہ اور مناظرین کا کہنا ہے: بے شک علی علیہ السلام تمام انسانوں سے افضل ہیں۔ ان میں سے ایک مختصر گروہ نے مذکورہ مسئلے میں توقف اختیار کرتے ہوئے کہا ہے: ہمیں نہیں معلوم کہ علی علیہ السلام خدا کی جانب سے ملنے والے ثواب میں انبیاء سے افضل ہیں، ان کے برابر ہیں یا ان سے کمتر ہیں لیکن اتنا ضرور جانتے ہیں کہ بے شک و شبہہ حضرت ختمی مرتبت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی علیہ السلام سے افضل ہیں۔

انہی میں سے ایک دوسرے گروہ کا کہنا ہے: امیر المومنین علیہ السلام تمام انسانوں سے افضل ہیں سوائے اولی العزم انبیاء علیہم السلام کے کیونکہ یہ خدا کی بارگاہ میں علی علیہ السلام سے افضل ہیں۔[32]

---

[32] اس مسئلے میں مختلف فرق و مذاہب کے اقوال کی تفصیل جاننے کے لیے دیکھیے: الفصول المختارۃ: ص ۶۷ و ۶۸۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فصل ۱

[رسول اللہ ﷺ کے علاوہ بقیہ تمام خلائق پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی برتری پر آیہ مباہلہ سے استدلال]

جن کا کہنا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ کے علاوہ امیر المومنین علی علیہ السلام تمام انبیائے ماسبق اور تمام انسانوں سے افضل ہیں، ان کا استدلال یہ ہے:

تمام انسانوں پر رسول اللہ ﷺ کی برتری اور افضلیت ان دلائل کی بنا پر جن کے سامنے تمام دشمن بھی سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں، ثابت ہے۔ ان دلائل میں سے دو رسول اللہ ﷺ کی احادیث پر مبنی ہیں۔ آپ نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ الْبَشَرِ.

''میں تمام انسانوں کا سید و سردار ہوں''۔[33]

---

33 صحیح بخاری: ج۶، ص ۲۲۳؛ مستدرک حاکم: ج۴، ص ۵۷۳؛ مجمع الزوائد ج۹، ص ۱۱۶؛ شرح الاخبار: ص ۱۹۵ و ۱۵۶. اس کے علاوہ ایسے کچھ دوسرے مصادر جن میں « انا سید البشر» کی عبارت کا ذکر ہوا ہے وہ یہ ہیں: مستدرک الحاکم: ج۳، ص ۱۲۴؛ حلیۃ الاولیاء: ج۱، ص ۶۳ و ج۵، ص ۳۸؛ الصواعق المحرقۃ: ص ۱۲۲؛ تاریخ بغداد: ج۱۱، ص ۸۹؛ ذخائر العقبی: ص ۷۰؛ ترجمۃ الامام علی علیہ السلام من تاریخ دمشق: ج۲، ص ۲۶۱؛ شرح ابن ابی الحدید: ج۹، ص ۱۷۰؛ مجمع الزوائد: ج۹، ص ۱۳۱؛ کنز العمّال: ج۱۱، ص ۶۱۸، رقم ۳۳۰۰۶

نیز فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ.

''میں بنی آدم کا سید و سردار ہوں لیکن (مجھے اس پر) کوئی فخر نہیں ہے''۔[34]

جیسا کہ ثابت ہو چلا ہے کہ آپ ﷺ تمام انسانوں میں سب سے افضل ہیں، تو مسلماً امیر المومنین علیہ السلام فضیلت میں ان کے بعد کے مرتبے میں ہیں، کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ نے اس جانب رہنمائی فرمائی ہے اور اس کے اثبات پر دلیل و برہان قائم کیا ہے۔

ان براہین میں سے ایک یہ ہے:

جس وقت رسول اللہ ﷺ نے نجران کے مسیحیوں کو مباہلہ کی دعوت دی تاکہ اس ذریعے سے اپنے حق ہونے کو آشکار کریں، اپنی رسالت پر برہان پیش کریں اور ان پر یہ ثابت کر دیں کہ برہان کے ہوتے ہوئے ان کی مخالفت دشمنی، تعصب اور عناد پر مبنی ہے، اس وقت آپ ﷺ نے علی علیہ السلام کو اپنے مرتبے میں رکھا اور حکم فرمایا

---

34 صحیح مسلم: ج۴، ص ۱۷۸۲، رقم ۲۲۷۸؛ سنن ترمذی: ج۵، ص ۵۸۷، رقم ۳۶۱۵؛ مسند احمد: ج۱، ص ۵ و ۲ و ۲۹۵؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص ۱۲۴؛ تاریخ کبیر تألیف بخاری: ج۷، ص ۴۰۰، رقم ۱۷۴۸؛ مصابیح السنہ: ج۴، ص ۳۲، رقم ۴۴۶۲؛ الفردوس: ج۱، ص ۴۳، رقم ۱۰۴؛ الشفا: ج۲، ص ۳۵۲؛ تہذیب تاریخ دمشق: ج۷، ص ۲۷۰؛ مجمع الزوائد: ج۱۰، ص ۳۷۶؛ لسان المیزان: ج۴، ص ۲۹۰، رقم ۸۲۶؛ کنز العمال: ج۱۱، ص ۴۳۴، رقم ۳۲۰۴۰.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کہ وہ آپ کے ہمتا ہیں نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نفس کی منزلت پر ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کے مرتبہ فضیلت کو خود سے کم تر ظاہر نہیں کیا بلکہ اسے اپنے برابر قرار دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس وقت خداوند متعال کی جانب سے اس بارے میں یہ آیت تلاوت فرمائی، اس امر پر شہادت دی اور اس پر تاکید فرمائی:

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَ أَبْنَاءَكُمْ وَ نِسَاءَنَا وَ نِسَاءَكُمْ وَ أَنْفُسَنَا وَ أَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾[35]

"علم کے آ جانے کے بعد اگر یہ تم سے کٹ حجتی کریں تو (ان سے) کہو: تم اپنے بیٹوں کو لاؤ ہم اپنے بیٹوں کو لاتے ہیں، تم اپنی خواتین کو لاؤ ہم اپنی خواتین کو لاتے ہیں، تم اپنے نفسوں کو لاؤ ہم اپنے نفسوں کو لاتے ہیں، اس کے بعد مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کرتے ہیں"۔

اس (آیت کے اترنے) کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسن و حسین علیہما السلام جن پر ظاہر میں لفظ ابناء صادق آتا ہے، فاطمہ علیہا السلام جو اس آیت میں (لفظ) نساء کا مقصود ہیں اور امیر المومنین علی علیہ السلام جو اس آیت میں (لفظ) نفس کا مقصود ہیں، ان سب کو مباہلہ کے لیے بلایا۔[36]

[35] آل عمران: ۶۱۔

قطعی و یقینی طور پر ہم جانتے ہیں کہ نفس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصود خون، ہوا وغیرہ جیسی چیزیں نہیں جن سے انسان کے مادی جسم کو قوام حاصل ہوتا ہے کیونکہ یہ درست نہیں کہ انسان اپنے نفس کو اپنی یا دوسروں کی جانب دعوت دے۔ اس کے بعد فقط ایک ہی چیز بچتی ہے اور وہ یہ ہے لفظ "نفس" سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصود ہمتا، مثل اور نظیر کے معنی کی ترسیل تھی، اور اس سے مراد وہ شخص ہے جو خدا کے نزدیک عزت، کرامت، محبت، حکومت، ایثار، عظمت اور جلالت میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقام و منزلت کا حامل ہے،[37] یہ (سب) اسی اعتقاد کی اساس پر ہے

[36] صحیح مسلم: ج۴، ص۱۸۷۱، رقم ۳۲؛ سنن الترمذی: ج۵، ص۶۳۸، رقم ۳۷۲۴؛ مسند احمد: ج۱، ص ۱۸۵؛ مستدرک الحاکم: ج۳، ص ۱۵۰؛ جامع الأصول: ج۹، ص ۴۶۹، رقم ۶۴۷۹؛ اسباب النزول للواحدی: ص۶۰؛ تفسیر الطبریؒ: ج۳، ص ۲۱۲؛ تفسیر ابن کثیر: ج۱، ص ۳۷۸؛ مصابیح السنۃ: ج۲، ص ۱۸۳، رقم ۴۷۹۵؛ الاصابۃ: ج۲، ص ۵۰۹؛ الریاض النضرۃ: ج۲، ص ۱۵۲؛ ذخائر العقبی: ص۲۵؛ الصواعق المحرقۃ: ص ۱۵۵؛ فتح القدیر: ج۱، ص ۳۴۷؛ شواہد التنزیل: ج۱، ص ۱۲۰ تا ۱۲۹؛ الدرّ المنثور: ج۲، ص ۲۳۱؛ مناقب ابن المغازلی: ص ۲۶۳ و ۳۱۰؛ تذکرۃ الخواص: ص ۴۳؛ کفایۃ الطالب: ص۱۴۱؛ مناقب الخوارزمی: ص ۵۹؛ نظم درر السمطین: ص ۱۰۸؛ تفسیر العیاشیؒ: ج۱، ص ۱۷۵؛ تفسیر فرات: ص ۱۵؛ تفسیر الحبری: ص ۲۴۷؛ سعد السعود: ص۹۱؛ اِمالی الطوسیؒ: ج۱، ص ۳۱۳ و ج۲، ص ۱۵۹ و ۱۷۷؛ اِمالی الصدوق: ص ۴۲۱؛ عیون اِخبار الرضا علیہ السلام: ج۱، ص ۸۴؛ الاختصاص: ص ۵۴ و ۱۱۲؛ العمدۃ: ص ۱۸۸ تا ۱۹۲.

[37] اس مطلب پر ایک اور دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان ہے جس میں آپ نے وعید سناتے ہوئے ایک بار اہل طائف اور دوسری بار قریش کو مخاطب کرکے فرمایا تھا: « لتسلمن اولا

Presented By: www.jafrilibrary.com

جسے خداوند متعال نے واجب کیا ہے اور اپنے بندوں پر اسے (قبول کرنا) لازم قرار دیا ہے۔

اگر امیر المومنین علیہ السلام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضیلت پر دوسری دلیلیں موجود نہ ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ اشارہ (جس میں ارشاد ہوا: ہم اپنے نفسوں کو بلاتے ہیں تم اپنے اپنے نفسوں کو بلاؤ) ان دونوں کے فضیلت اور رتبے میں مساوی ہونے پر دلالت کرتا۔ لیکن ایسے دوسرے دلائل موجود ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس مساوی ہونے سے ممتاز کرتے ہیں اور یوں بقیہ تمام افراد بشر پر علی علیہ السلام کی برتری اس بیان کے مطابق باقی رہتی ہے۔

بعثن رجلا منی۔ ایک دوسری روایت میں "منی"، کی جگہ "مثل نفسی" آیا ہے؛ فلیضربن اعناقکم. تسلیم ہو جاؤ ورنہ اپنی جانب سے تمہاری طرف ایسے شخص کو بھیجوں گا جو میرے نفس جیسا ہے تاکہ تمہاری گردنیں اڑا دے» استیعاب: ج ۳، ص ۴۶؛ اسد الغابہ: ج ۴، ص ۲۶؛ شرح الاخبار: ج ۱، ص ۱۱۱، رقم ۳۲ و ۳۳؛ الصواعق المحرقہ: ص ۱۲۶.

فصل ۲

[اس مطلب کے ذریعے سے استدلال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی محبت کو اپنی محبت، علی علیہ السلام سے بغض رکھنے کو خود سے بغض رکھنا اور علی علیہ السلام سے جنگ کرنے کو خود سے جنگ کرنا قرار دیا]

امیر المومنین علی علیہ السلام کی برتری و افضیلت کے دلائل میں سے ایک اور دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احکام ولایت علی علیہ السلام کو اپنے احکام ولایت کے یکساں قرار دیا ہے،[38] علی علیہ السلام سے دشمنی کو خود سے دشمنی قرار دیا ہے،[39] نیز حکم

38 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان دو اقوال سے متعلق بعض موارد یہ ہیں: آپ نے فرمایا: «من كنت مولاه فعليّ مولاه» "جس جس کا میں مولا اس اس کا علی علیہ السلام مولا". نیز آپ نے فرمایا: «من آمن بي و صدّقني فليتولّ عليّ بن أبي طالب بعدي، فإنّ ولايته ولايتي، و ولايتي ولاية الله» "جو کوئی بھی مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کرتا ہے، اس پر لازم ہے کہ میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت بھی قبول کرے، کیونکہ علی علیہ السلام کی ولایت میری ولایت ہے اور میری ولایت خدا کی ولایت ہے". دیکھیے: سنن الترمذی: ج ۵، ص ۶۳۳، رقم ۳۷۱۳؛ مسند احمد: ج ۱، ص ۸۴ و ۱۱۹ و ۱۵۲ و ۳۳۱ و ج ۴، ص ۲۸۱ و ۳۶۸ و ۳۷۲ و ج ۵، ص ۳۴۷ و ۳۶۶ و ۴۱۹؛ ترجمۃ الامام علیّ علیہ السلام من تاریخ دمشق: ج ۱، ص ۹۱.

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فرمایا ہے کہ جس نے بھی علی علیہ السلام سے جنگ کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے مجھ سے جنگ کی۔[40] رسول اللہ ﷺ اپنے اور علی علیہ السلام کے درمیان کسی امر میں فرق و تفاوت کے قائل نہیں ہوئے نیز آپ نے علی علیہ السلام کے ساتھ محبت اور بغض رکھنے کو بھی خود سے محبت و بغض رکھنا بتایا ہے۔[41]

---

39 رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا ایک مقام وہ تھا جہاں رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا: «عدوّك عدوّي، و عدوّي عدوّ الله» "تیرا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے"۔ دیکھیے: مستدرک الحاکم: ج ۳، ص ۱۲۷ و ۱۲۸؛ الریاض النضرۃ: ج ۳، ص ۱۲۲ و ۱۲۴ و ۱۶۷؛ مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۳۳۔

40 ایک مقام پر رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا: «أنا حرب لمن حاربتم، و سلم لمن سالمتم» "بے شک میری اس سے جنگ ہے جس نے تم سے جنگ کی اور میری اس سے صلح ہے جس نے تم سے صلح کی"۔ اور ایسے ہی امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کر کے فرمایا: «یا علي، حربك حربي، و سلمك سلمي» "یا علی! تیری جنگ میری جنگ ہے اور تیری صلح میری صلح ہے"۔ دیکھیے: سنن الترمذی: ج ۵، ص ۶۹۹، رقم ۳۸۷۰؛ سنن ابن ماجۃ: ج ۱، ص ۵۲، ص ۱۴۵؛ مسند احمد: ج ۲، ص ۴۴۲؛ مستدرک الحاکم: ج ۳، ص ۱۴۹۔

41 اس حوالے سے متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں، من جملہ: «ما بال أقوام یبغضون علیا. من أبغض علیا فقد أبغضني، و من فارق علیا فقد فارقني» "کس طرح بعض لوگ علی علیہ السلام سے بغض رکھتے ہیں، جس نے بھی علی علیہ السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جو بھی علی علیہ السلام سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا"۔ «من أحبّني فلیحبّ علیا. و من أبغض علیا فقد أبغضني» "جو بھی مجھ سے محبت کرتا ہے لازم ہے کہ علی علیہ السلام سے بھی محبت کرے، جس

ایسے ہی ہم یقین رکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم علی علیہ السلام سے تمایل اور محبت کی وجہ سے نہیں فرمایا بلکہ علی علیہ السلام کے استحقاق اور ان میں موجود لیاقت نیز فیصلہ کرنے میں عدالت کے اجراء کے لازم ہونے کی بنا پر فرمایا ہے۔

اس امر میں حکم کرنا ویسا ہی ہے جیسا ہم نے بیان کیا، لہٰذا لازم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام اس فضیلت میں جو بحث کے ضمن میں موجود ہے، رسول اللہ ﷺ کے مرتبے میں ہی ہوں ورنہ (اس عبارت میں) امام علی علیہ السلام کے لیے فضیلت اور برتری کی کوئی وجہ باقی نہیں بچتی؛ یہ مطلب بعینہٖ پہلی دلیل جیسا ہے۔

بنابریں رسول اللہ ﷺ اور امام علی علیہ السلام کو ہر مقام و حال میں ایک دوسرے کے برابر ہونا چاہیں، سوائے ان فضائل کے جو کسی خاص دلیل کی وجہ سے اس حکم سے خارج ہوں اور رسول اللہ ﷺ سے مخصوص اعمال و قرب سے متعلق ہوں۔ جو کچھ

نے علی علیہ السلام سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا"۔ «من أحبّ علیا فقد أحبّني. و من أبغضه فقد أبغضني» "جس نے علی علیہ السلام سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا"۔ رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا: «حبیبك حبیبي، و حبیبي حبیب الله» "تیرا محب میرا محب ہے اور میرا محب، خدا کا محب ہے"۔ اس حوالے سے کثیر تعداد میں احادیث وارد ہوئی ہیں۔ دیکھیے: مستدرک الحاکم: ج ۳، ص ۱۲۷، رقم ۱۳۰؛ إسد الغابۃ: ج ۴، ص ۳۸۳؛ الصواعق المحرقۃ: ص ۱۲۳؛ الفردوس: ج ۵، ص ۳۱۶، رقم ۸۳۰۴؛ ترجمۃ الإمام علي علیه السلام من تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۱۸۵ و ج ۲، ص ۱۹۰ و ج ۲ ص ۲۱۷؛ الریاض النضرۃ: ج ۳، ص ۱۲۲ و ۱۲۴ و ۱۶۷؛ مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۳۲ و ۱۳۳؛ مناقب ابن المغازلی: ص ۱۰۸، رقم ۱۵۱؛ کنز العمال: ج ۱۲، ص ۲۱۸۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ہم نے ذکر کیا اس بنا پر رسول اللہ ﷺ نے امیر المومنین علیہ السلام کی نسبت ان امور سے نہیں دی جو امام یا خود انہیں عطا ہوئے ہیں، بلکہ یہاں رسولِ اللہ ﷺ نے خاص موارد سے ہٹ کر اس فضیلت پر تکیہ فرمایا ہے جن میں یہ دونوں برابر (سے شریک) ہیں۔

فصل ۳

[حدیث طائر مشوی سے استدلال]

امیر المومنین علیہ السلام کی افضیلت اور برتری پر ایک اور دلیل وہ روایت ہے جسے شیعوں نے بھی نقل کیا ہے اور اہل سنت نے بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے خدا کو مخاطب کرکے فرمایا:

اللَّهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي مِنْ هَذَا الطَّائِرِ؛

فَجَاءَ عَلِيٌّ ع فَلَمَّا بَصُرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ص

"خدایا اپنی محبوب ترین مخلوق کو میرے پاس بھیج تاکہ میں اس کے ساتھ یہ بھنا ہوا پرندہ کھاؤں" اس وقت علی علیہ السلام وارد بارگاہ رسالت مآب ﷺ ہوئے، جیسے ہی رسول اللہ ﷺ کی نگاہیں علی علیہ السلام پر پڑیں،

قَالَ وَإِلَيَّ

فرمایا: "میرے پاس آؤ"[42]

42 سنن ترمذی: ج۵، ص ۶۳۶، رقم ۳۷۲۱؛ مستدرک حاکم: ج۳، ص ۱۳۰؛ فضائل الصحابة: ج۲، ص ۵۶۰، رقم ۹۴۵؛ جامع الاصول: ج۹، ص ۴۷۱، رقم ۶۴۸۲؛ مصابیح السنة:

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ خدا اور رسول اللہ ﷺ کے نزدیک علی علیہ السلام محبوب ترین مخلوق ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ خدا کی اپنی مخلوقات سے محبت در حقیقت اس کی جانب سے ان کے لیے پاداش، تعظیم اور تجلیل کی وجہ سے ہوتی ہے اور یہ ایسی نہیں ہوتی کہ اس میں عمومیت کے ساتھ بچے، حیوانات، مصیبت زدہ اور دیوانے افراد شامل ہوں، کیونکہ یہ نہیں کہا جاتا: خداوند متعال بچوں اور حیوانات سے محبت کرتا ہے، تو اس سے یہ سمجھا جائے کہ یہ مستحق ثواب ہیں۔ ایسے ہی خدا کی تمام موحدین سے محبت بھی انسانی میلانات جیسی نہیں جو اپنی خواہشات کی جانب تمایل اور اشیاء سے لذت اٹھانے کا موجب ہو۔

اور جب یہ ثابت ہو چلا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام بارگاہ خدا میں سب سے زیادہ محبوب مخلوق ہیں، تو یہ بھی روشن ہو جاتا ہے کہ وہ بارگاہ خدا میں سب سے زیادہ پاداش و ثواب رکھتے ہیں اور خدا کی نظر میں انسانوں میں سب سے زیادہ کرامت کے حامل ہیں۔ اور یہ سب کچھ فقط اس وجہ سے ہے کہ وہ تمام انسانوں میں سب سے

ج ۴، ص ۱۷۳، رقم ۴۷۷۰؛ حلیۃ الاولیاء: ج ۶، ص ۳۳۹؛ اسد الغابۃ: ج ۴، ص ۳۰؛ الریاض النضرۃ: ج ۳، ص ۱۱۴؛ ذخائر العقبی: ص ۶۱؛ البدایۃ والنہایۃ: ج ۷، ص ۳۶۳؛ تاریخ بغداد: ج ۹، ص ۳۶۹؛ مجمع الزوائد: ج ۹، ص ۱۲۵؛ کنز العمال: ج ۱۳، ص ۱۶۷، رقم ۳۶۵۰۷؛ کفایۃ الطالب: ص ۱۴۴؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۱۵۶؛ مناقب ابن شہر آشوب: ج ۲، ص ۲۸۲ و ج ۳، ص ۵۹؛ الطرائف: ص ۷۱؛ العمدۃ: ص ۲۴۲ تا ۲۵۳؛ الفصول المختارۃ: ص ۶۴ تا ۶۸.

برتر کردار اور پسندیدہ عمل کے مالک اور عابدین کے بلند ترین رتبے پر فائز ہیں۔

"خدا کی بارگاہ میں محبوب ترین مخلوق" کی عبارت کی عمومیت ویسے ہی ہے جیسے ہم نے اس کی تفسیر بیان کی ہے؛ نیز ہم نے بیان کیا کہ علی علیہ السلام تمام انبیاء، ملائکہ اور ان سے کم مرتبے والوں سے جو علماء ہیں، افضل ہیں۔ اور اگر دلیل خاص رسول اللہ ﷺ کو اس عمومیت سے خارج نہ کرتی تو ظاہر یہ تھا کہ علی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے بھی افضل ہیں۔ لیکن رسول اللہ ﷺ اپنے اس مقام و فضیلت کی بنا پر جس میں کوئی ان کا شریک نہیں اور نہ کوئی اس کا دعویٰ کر سکتا ہے، خود حدیث طیر کی عمومیت سے خارج ہو جاتے ہیں۔

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فصل ۴

[قیامت میں امیر المومنین علیہ السلام کے مقام کی بنا پر دنیا میں ان کی برتری پر استدلال]

اس بارے میں ہم تک پہنچنے والی واضح اور کثیر روایات جو شیعہ و سنی دونوں مکاتب کے راویان حدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہیں، میں سے کچھ یہ ہیں:

[الف] امیر المومنین علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حوض (کوثر) کی ولایت (اپنے ہاتھ میں) رکھتے ہوں گے؛[43]

[ب] امیر المومنین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے آگے لوائے الحمد اٹھا کر بہشت کی جانب چلیں گے؛[44]

[ج] امیر المومنین علیہ السلام جہنم وجنت کو تقسیم فرمائیں گے؛[45]

---

43 الریاض النضرۃ: ج ۳، ص ۱۷۳ و ۱۸۵؛ ذخائر العقبی: ص ۸۶ و ۹۱؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۱۱۹ و ۳۲۷؛ مجمع الزوائد: ج ۱۰، ص ۳۶۷؛ شرح ابن ابی الحدید: ج ۹، ص ۱۷۲؛ العمدۃ: ص ۱۱۹؛ بشارۃ المصطفیٰ: ۲۰۰.

44 الریاض النضرۃ: ج ۳، ص ۱۷۲؛ ذخائر العقبی: ص ۷۵ و ۸۶؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۳ و ۲۰۸؛ مقتل الحسین علیہ السلام تالیف خوارزمی: ص ۴۹؛ شرح ابن ابی الحدید: ج ۹، ص ۱۶۹.

[د] امیر المومنین علیہ السلام ہی وہ ہستی ہونگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اس منبر کی سیڑھیوں کے اوپر چڑھیں گے جو (خدا کی جانب) بازگشت کے لیے نصب کیا گیا ہوگا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے عرشے پر تشریف فرما ہونگے، امیر المومنین علیہ السلام اس سے نچلی سیڑھی پر ہونگے جبکہ بقیہ انبیاء علیہم السلام ان سے نچلی سیڑھیوں پر تشریف فرما ہونگے۔ اس وقت انہیں پکارا جائے گا اور انہیں ایک دوسرا لباس پہنایا جائے گا؛[46]

[ہ] کوئی بھی شخص پل صراط سے گزر نہیں پائے گا مگر یہ کہ اس کے پاس امیر المومنین علیہ السلام کی جانب سے آگ سے برائت کا پروانہ ہو:[47]

[و] اس دن امیر المومنین علیہ السلام کی اولاد میں موجود ائمہ ابرار علیہم السلام، اصحاب اعراف ہونگے۔[48]

---

45 النہایۃ تالیف جزری: ج ۴، ص ۶۱؛ الصواعق المحرقۃ: ص ۱۲۶؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۶۷؛ مناقب خوارزمی: ص ۲۰۹ و ۲۳۶؛ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۳۲۵، رقم ۲۵۳ و ۲۵۴؛ زندگی امام علی علیہ السلام از کتاب تاریخ دمشق: ج ۲، ص ۲۴۳ تا ۲۴۶؛ شرح ابن ابی الحدید: ج ۹، ص ۱۶۵؛ لسان المیزان: ج ۳، ص ۲۴۷؛ بشارۃ المصطفیٰ: ص ۱۲۲.

46 لسان المیزان: ج ۴، ص ۲۶۶؛ المحتضر: ص ۱۵۱.

47 الریاض النضرۃ: ج ۳، ص ۲۳۲؛ ذخائر العقبی: ص ۷۱؛ الصواعق المحرقۃ: ص ۱۲۶؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۱۱۹ رقم ۱۵۶ و ص ۱۳۱، رقم ۱۷۲ و ص ۲۸۹، رقم ۲۴۲؛ مناقب خوارزمی: ص ۳۱؛ مقتل الحسین علیہ السلام تالیف خوارزمی: ص ۳۹ فرائد السمطین: ج ۱، ص ۲۹۲، رقم ۲۳۰.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

اس طرح کی روایات اس قدر کثرت سے موجود ہیں کہ اگر ہم (ان سب) کو نقل کریں تو بات طول پکڑ جائے گی اور اپنے طول کے مطابق ہی بحث کو پراکندہ کر دے گی۔[48]

جو شخص بھی روایات اہل سنت کی جانب توجہ اور شیعہ کتب احادیث کی ورق گردانی کرے یا دونوں فرقوں کے راویوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کے آثار کی تحقیق کرے، اسے ان احادیث کے ظہور اور فریقین کے یہاں ان کی صحت اور قبول پر اتفاق ہونے میں کوئی شک و شبہہ نہیں رہے گا۔

بتحقیق ثابت ہے کہ قیامت جزا و سزا کا محل ہے اور وہاں ملنے والے درجات یا درکات انسانوں کے اعمال سے وابستہ ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام کے اعمال و کردار میں تمام انسانوں سے افضل ہونے پر دلیل یہ ہے کہ مذکورہ روایات مقام کرامت اور ثواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام انسانوں پر امیر المومنین علیہ السلام کے تقدم کو بیان کرتی ہیں۔

48 شواہد التنزیل: ج۱، ص ۱۹۸، رقم ۲۵۶؛ ینابیع المودۃ: ص ۱۰۲؛ کافی: ج۱، ص ۱۴۱، رقم ۹؛ تفسیر عیاشی: ج۲، ص ۱۸، رقم ۴۴ و ۴۵؛ وبصائر الدرجات: ص ۵۱۵؛ معانی الاخبار: ص ۵۹، رقم ۹؛ مختصر البصائر: ص ۵۲ تا ۵۵؛ مناقب ابن شہر آشوب: ج ۳، ص ۲۳۳۔

فصل ۵

[شیعہ روایات سے امیر المومنین علی علیہ السلام کی برتری و افضلیت پر استدلال]

وہ روایات جن سے فقط شیعہ استدلال کرتے ہیں اس وجہ سے کہ یہ روایات ان کے طریق سے ان کے ائمہ علیہم السلام سے نقل ہوئی ہیں (تو جان لیجیے کہ) یہ کثیر التعداد ہیں نیز ان کے علماء کے یہاں مشہور و معروف بھی ہیں۔ یہ روایات ان کے اصول و تصنیفات حدیثی میں واضح طور اور بڑے پیمانے پر پھیلی ہوئیں ہیں۔

ان میں سے ایک امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث ہے، آپ نے فرمایا:

أَمَا وَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ص لَمَا كَانَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص كُفْءٌ مِنَ الْخَلْقِ آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ.

"خدا کی قسم، اگر علی بن ابی طالب علیہ السلام خلق نہ ہوتے تو فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے لوگوں کے درمیان کوئی کفو نہ ہوتا، نہ آدم میں اور نہ ان کے علاوہ"۔[49]

49 الفردوس: ج ۳، ص ۳۷۳، رقم ۵۱۳۰؛ مقتل الحسین علیہ السلام تالیف خوارزمی: ج ۱، ص ۶۶؛ تفسیر البحر المحیط: ج ۶، ص ۵۰۷؛ کافی: ج ۱، ص ۴۶۱، رقم ۱۰؛ تہذیب: ج ۷، ص ۴۷۰،

Presented By: www.jafrilibrary.com
Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

آپ ہی نے (ایک اور مقام پر) فرمایا:

كَانَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيّاً بْنَ نَبِيٍّ بْنِ نَبِيٍّ بْنِ خَلِيلِ اللهِ وَ كَانَ صِدِّيقاً رَسُولاً وَ كَانَ وَ اللهِ أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ أَفْضَلَ مِنْهُ.

"باوجود اس کے کہ یوسف بن یعقوب نبی تھے، نبی کے بیٹے تھے، نبی کے پوتے تھے، اور جناب خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد تھے، صدیق اور رسول تھے، لیکن خدا کی قسم میرے والد امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ان سے افضل تھے"۔

اور ایسے ہی انہی کی وہ حدیث جس میں ان سے سوال کیا گیا کہ: "رسول اللہ ﷺ کے نزدیک علی علیہ السلام کا کیا مقام تھا؟"۔ آپ نے جواب میں فرمایا:

لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَضْلٌ سِوَى الرِّسَالَةِ الَّتِي أُورِدَهَا.

"علی علیہ السلام اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان مقام رسالت کے علاوہ اور کوئی فرق نہیں تھا"۔[50]

اس جیسی روایت امام باقر، امام کاظم اور امام حسن عسکری علیہم السلام سے بھی نقل

رقم ۹۰؛ من لایحضرہ الفقیہ: ج ۳، ص ۳۹۳، رقم ۴۳۸۳؛ امالی شیخ طوسی: ج ۱، ص ۴۲؛ مناقب ابن شہر آشوب: ج ۲، ص ۱۸۱؛ کشف الغمۃ: ج ۱، ص ۴۷۲؛ بشارۃ المصطفیٰ: ص ۳۲۸؛ المحتضر: ص ۱۳۳ و ۱۳۶.

50 المحتضر: ص ۲۰ پر اس سے ملتی جلتی روایت نقل ہوئی ہے.

ہوئی ہے۔

تمام ائمہ علیہم السلام کی مشہور و معروف احادیث میں اس بات کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ:

لَوْ لَا رَسُولُ اللهِ ص وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع لَمْ يَخْلُقِ اللهُ سَمَاءً وَلَا أَرْضاً وَلَا جَنَّةً وَلَا نَاراً.

"اگر رسول اللہ ﷺ اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نہ ہوتے، تو خداوند متعال نہ آسمان و زمین کو خلق کرتا اور نہ جنت و جہنم کو"۔[51]

جو اعمال رسول اللہ ﷺ اور علی علیہ السلام انجام دیتے ہیں، یہ مطلب ان دونوں حضرات کی برتری اور افضلیت کا پتہ دیتا ہے۔ نیز اس مطلب پر گواہ ہے کہ خلائق اپنی مصلحتوں اور منافع تک رسائی کے لیے ان دونوں کی اطاعت و معرفت نیز تکریم و تجلیل سے وابستہ ہیں۔

51 فرائد السمطین: ج ۱، ص ۳۶. ینابیع المودۃ: ص ۴۸۵.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فصل ٦

[اہل سنت کی روایات سے امیر المومنین علی علیہ السلام کی برتری و افضلیت پر استدلال]

اہل سنت جابر بن عبد اللہ انصاری اور ابو سعید خدری رحمہما اللہ تعالیٰ کے طریق سے رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ. "علی انسانوں میں سب سے بہتر اور افضل ہیں"۔[52]

جس موضوع میں اختلاف ہے یہ عبارت اس سلسلے میں ایک صریح نص ہے۔

عائشہ سے نقل ہوا ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ص قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ قَالَ أَنَا سَيِّدُ الْبَشَرِ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.

"عرب کے سید و سردار کو میرے پاس بلاؤ۔ عائشہ نے کہا: کیا آپ عرب کے سید و سردار نہیں ہیں؟" فرمایا: "میں تمام بنی

---

52 الفردوس: ج ٣، ص ٦٢، رقم ٤١٧٥؛ سیر اعلام النبلاء: ج ٨، ص ٢٠٥؛ زندگی امام علی علیہ السلام از کتاب تاریخ دمشق: ج ٢، ص ٤٤٤ تا ٤٤٨؛ تاریخ بغداد: ج ٣، ص ١٩٢ و ج ٧، ص ٤٢١؛ کنز العمال: ج ١١، ص ٦٢٥، رقم ٣٣٠٤٦؛ لسان المیزان: ج ٣، ص ١٦٦.

نوع بشر کا سید و سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سید و سردار ہیں"۔[53]

رسول اللہ ﷺ نے علی علیہ السلام کو لوگوں پر برتری اور افضلیت میں اپنے برابر قرار دیا، نیز اپنے اور ان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں رکھا، اس زاویے سے علی علیہ السلام فضیلت میں پیغمبر ﷺ کے برابر ہیں۔

عائشہ سے محدثین کے نزدیک قابل قبول سند سے نقل ہوا ہے کہ جنگ نہروان میں امیر المومنین علیہ السلام کی فتح اور خوارج کے تہہ تیغ ہونے کے بعد، زوجہ رسول ﷺ نے علی علیہ السلام کے بارے میں کہا:

مَا يَمْنَعُنِي مِمَّا بَيْنِي وَبَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْ أَقُولَ فِيهِ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ص فِيهِ وَ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

"جو کچھ میرے اور امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے درمیان پیش آیا، وہ مجھے اس بات کو بیان کرنے سے نہیں روکے گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے علی علیہ السلام اور خوارج

---

53 مستدرک حاکم: ج ٣، ص ١٢٤؛ حلیۃ الاولیاء: ج ١، ص ٦٣ و ٣٨؛ الصواعق المحرقۃ: ص ١٢٢؛ تاریخ بغداد: ج ١١، ص ٨٩؛ ذخائر العقبی: ص ٧٠؛ زندگی امام علی علیہ السلام از کتاب تاریخ دمشق: ج ٢، ص ٢٦١؛ شرح ابن ابی الحدید: ج ٩، ص ١٧٠؛ مجمع الزوائد: ج ٩، ص ١٣١؛ کنز العمال: ج ١١، ص ٦١٨، رقم ٣٣٠٠٦.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کے بارے میں سنی تھی: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”خوارج خدا کی بدترین مخلوق اور انسانوں میں سب سے بدتر انسان ہیں جنہیں خدا کی بہترین مخلوق اور انسانوں میں سے بہترین انسان قتل کرے گا“۔[54]

جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے:

عَلِيٌّ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيهِ إِلَّا كَافِرٌ.

”علی علیہ السلام انسانوں کے سید و سردار ہیں اور اس بات میں کافر کے سوا کوئی شک نہیں کرے گا“۔[55]

اس باب میں کثرت سے روایات و احادیث موجود ہیں، ہم نے جس قدر نقل کیں وہی کافی ہیں۔ ان احادیث میں سے ہر ایک حدیث سے احتجاج کرنے میں کوئی نہ کوئی وجہ ہے اور اس میں اصل وہی روش (اپنائی گئی) ہے جو ہم نے (اس سے قبل) بیان کی ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

---

[54] شرح ابن ابی الحدید: ج۲، ص ۲۶۷؛ مناقب ابن مغازلی: ص ۵۶، رقم ۸۰؛ تذکرۃ الخواص: ص ۱۰۴؛ مجمع الزوائد: ج۶، ص ۲۳۹.

[55] الریاض النضرۃ: ج۳، ص ۱۹۸؛ فضائل الصحابۃ 2: ج۲، ص ۵۴۶، رقم ۹۴۹؛ المحتضر: ص ۱۵۱؛ نیز دیکھیے: الفردوس: ج۳، ص ۶۲، رقم ۴۱۷۵؛ سیر اعلام النبلاء: ج۸، ص ۲۰۵؛ زندگی امام علی علیہ السلام از کتاب تاریخ دمشق: ج۲، ص ۴۴۴ تا ۴۴۸؛ تاریخ بغداد: ج۳، ص ۱۹۲ و ج۷، ص ۴۲۱؛ کنز العمال: ج۱۱، ص ۶۲۵، رقم ۳۳۰۴۶؛ لسان المیزان: ج۳، ص ۱۶۶.

فصل ۷

[علی علیہ السلام کے جہاد اور کوشش کے وسیلے سے ان کے افضل ہونے پہ استدلال]

صاحبان نظر کی اکثریت کسی شخص کی بقیہ افراد پر فضیلت کے لیے تین روشیوں پر تکیہ کرتے ہیں:

اول: آشکار اور واضح اعمال؛

دوم: وہ روایات اور واقعات جو لوگوں کے ثواب کی مقدار پر گواہ ہوں، اور جس مقدار ثواب پر اقوال دلالت کرتے ہوں؛

سوم: وہ منافع اور فوائد جو اس شخص کے اعمال کے طفیل دین کو پہنچے ہوں۔

گزشتہ بحث میں ہم نے بعض ایسی روایات پیش کیں جو امام علی علیہ السلام کے اعمال کے ثواب کی مقدار کو بیان کرتی ہیں۔ البتہ امام کے آشکار اور واضح اعمال کے بارے میں عرض ہے: جو آشکار و ظاہر نیک اعمال امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں نقل ہوئے ہیں، وہ کسی کے بارے میں نقل نہیں ہوئے۔

چونکہ اسلام نے تمام بشری فوائد اور مصلحتوں کو ملحوظ خاطر رکھا، اس لیے وہ بہترین دین ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے احکامات کے سلسلے میں سعی و کوشش کرنا افضل الاعمال میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اسلامی

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

احکامات بہترین احکام ہیں اور ان پر عمل کرنا افضل الاعمال ہے۔ ہمارے مخالفین کا اس آیت: ﴿كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾[56] کے بارے میں موقف کہ وہ اسے پوری امت اسلامیہ پر محمول کرتے ہیں، نیز اس دلیل کی تائید و تاکید کرتا ہے۔

البتہ دین کو فائدہ و نفع پہنچانے میں امام علی علیہ السلام کی برتری و افضلیت کا اثبات دو صورتوں سے ممکن ہے:

اول: اکثر معتزلہ نے سابقہ انبیاء پر رسول اللہ ﷺ کی فضیلت و برتری کو گزشتہ امتوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے والوں اور ان کے دین و شریعت کی پیروی کرنے والوں کی کثرت کو جانا ہے۔

اور چونکہ شریعت اسلام کا استقرار و اثبات امام علی علیہ السلام کے رسول اللہ ﷺ کی مدد اور امیر المومنین علیہ السلام کے اس حصے کی خاطر جو ہم نے (اسلام کی خدمت کے سلسلے میں) امیر المومنین کے لیے شمار کیا ہے، میسر آیا ہے، لہٰذا جو نفع و ثواب انہیں ملے گا وہ سابقہ و لاحقہ تمام امتوں پر ان کی برتری اور فضیلت کا موجب ہوگا۔

دوم: چونکہ یہ ثابت ہو چکا ہے کہ امت اسلامیہ تمام امتوں میں سب سے زیادہ برحق امت ہے، لہٰذا یہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے اس اسلام سے امت محمدیہ کو جو منفعت اور فائدہ حاصل ہوا ہے، وہ بقیہ (افراد امم) کو میسر نہیں آیا۔ اور جیسا کہ یہ نفع و فائدہ امیر المومنین علیہ السلام کی مدد سے مسلمانوں تک پہنچا ہے، لہٰذا خدا کی جانب سے جو فضیلت رسول اللہ ﷺ کے لیے طے پا چکی ہے وہ علی علیہ السلام کے لیے بھی ثابت ہے۔

یہ بات ان قواعد کی بنا پر تھی جنہیں یہ گروہ افراد کی فضیلت کے سلسلے میں قبول

56 آل عمران: ۱۱۰۔ (تم بہترین امت ہو جسے انسانوں کے لیے بھیجا گیا ہے)۔

کرتا ہے اور جن قواعد میں کسی انسان کی فضیلت کو نفع عام (پہنچانے) اور اس کے مذہب کے ماننے والوں کی کثرت کی بنیاد پر خلاصہ کرتا ہے۔

واللہ ولی التوفیق؛

وصلی اللہ علی سید رسلہ محمد والنبی وآلہ وسلم تسلیما کثیرا.

❀❀❀

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم، بحق محمد وآلہ الطاہرین؛

۲۱ رجب المرجب، ۱۴۴۱ ہجری، بمطابق ۱۶ مارچ ۲۰۲۰، عش آل محمد ﷺ قم المقدس میں اس رسالے کے ترجمے سے فراغت نصیب ہوئی۔

خادم علوم آل محمد ﷺ

سید سبطین علی نقوی امروہوی۔

Presented By: www.jafrilibrary.com

رسالے کا عربی متن

[بيان أقوال الشيعة في المسألة]

﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾[57] قال الشيخ المفيد رضي الله عنه اختلفت الشيعة في هذه المسألة فقالت الجارودية إنه كان ع أفضل من كافّة الصحابة فأما غيرهم فلا يُقطَع على فضله على كافّتهم[58] و بدّعوا مَن سوّى[59] بينه و بين من سلف أو فضّله[60] أو شكّ في ذلك و قطعوا على فضل الأنبياء ع كلهم عليه. و اختلف[61] أهل الإمامة في هذا الباب. فقال كثير من متكلّميهم[62] إن الأنبياء ع أفضل منه على القطع و الثبات.

و قال جمهور[63] أهل الآثار منهم[64] و النقل و الفقه بالروايات و طبقة من المتكلمين منهم[65] و أصحاب الحجاج إنه ع أفضل من كافّة البشر سوى رسول الله محمد بن عبد الله

---

[57] زاد في «أ»: وبه نستعين، وفي «ب»: ربّ يسّر.

[58] في «ب»: كافهم.

[59] في «أ» و «ب»: وندعوا من سوى، وفي «ج»: ويدّعي التسوية، وكلها تصحيف صحيحه ما أثبتناه.

[60] في «ج»: أفضل.

[61] في «أ» و «ب»: اختلفت.

[62] في «أ» و «ب» و «ج»: متعلّميهم، تصحيف صحيحه ما أثبتناه.

[63] زاد في «ج»: من.

[64] (منهم) ليس في «ج».

[65] (منهم) ليس في «ج».

ص فإنه أفضل منه. و وقف منهم نفر[66] قليلاً في هذا الباب فقالوا لسنا نعلم أ كان أفضل من[67] سلف من الأنبياء أو[68] كان مساويا لهم أو دونهم فيما يستحق به الثواب فأما رسول الله ص محمد بن عبد الله فكان أفضل منه على[69] غير ارتياب. و قال فريق آخر منهم[70] إن أمير المؤمنين ص أفضل البشر سوى أولي العزم من الرسل فإنهم أفضل منه عند الله

[فصل الاستدلال بآية المباهلة على تفضيل الإمام علي ع على من سوى الرسول ص]

فاستدل من حكم لأمير المؤمنين ص بأنه أفضل من سالف[71] الأنبياء ع و كافّة[72] الناس سوى نبي الهدى محمد ع بأن قال قد ثبت أن رسول الله ص أفضل من كافّة البشر بدلائل يسلّمها كلّ الخصوم[73] وَقَوْلُهُ ص أَنَا سَيِّدُ الْبَشَرِ. وَقَوْلُهُ أَنَا[74] سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ. و إذا ثبت أنه ع أفضل البشر وجب أن يليه أمير المؤمنين ص في الفضل[75] بدلالته على ذلك و ما أقامه عليه من البرهان[76].

---

[66] (منهم نفر): ليس في «ج».

[67] في «أ» و «ب»: من.

[68] في «ج»: أم.

[69] في «ج»: من.

[70] في «أ» و «ب»: منهم آخر.

[71] في «أ» و «ب»: سالفي.

[72] في «أ» و «ب»: فكافّة.

[73] في «أ و ب»: نسلّمها أكمن الخصوم، وفي «ج»: تسلّمها أكثر من الحصر، و وضع في «أ» على «أكمن» ضبّة للدلالة على تمريضها.

[74] في «ب»: وقوله له.

[75] في «ج»: بالفضل.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فمن ذلك: أنه ص[77] لما دعا نصارى نجران إلى المُباهلة ليوضّح عن حقّه و يبرهن عن ثبوت نبوّته و يدل على عنادهم في مخالفتهم له[78] بعد الذي أقامه من الحُجّة عليهم جعل عليًا ع في مرتبته و حكم[79] بأنه عِدْله و قضى له بأنّه نفسه و لم يحطه عن مرتبته في الفضل و ساوى بينه و بينه فقال مخبرا عن ربّه عز و جل بما حكم به من[80] ذلك و شهد و قضى و وكّد ﴿ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ ما جاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَ أَبْناءَكُمْ وَ نِساءَنا وَ نِساءَكُمْ وَأَنْفُسَنا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكاذِبِينَ ﴾[81].

فدعا الحسن و الحسين ع للمباهلة فكانا ابنَيْه في[82] ظاهر اللفظ و دعا فاطمة س و كانت المعبر عنها بنسائه و دعا أمير المؤمنين ع فكان المحكوم له بأنه نفسه.

و قد علمنا أنه لم يُرد بالنفس ما به قوام الجسد من الدم السائل و الهواء و نحوه و لم يُرد نفس ذاته إذ[83] كان لا يصح دعاء الإنسان[84] نفسه إلى نفسه و لا إلى غيره فلم يبق إلا أنه أراد ع بالعبارة عن النفس إفادة العِدْل و المِثْل و النظير و من يحل منه في العز و الإكرام و المودة و

[76] في «ج»: وما قام عليه البرهان.

[77] زاد في «أ» و «ب»: أنّه.

[78] في «أ» و «ب»: مخالفته.

[79] في «أ» و «ب»: في ميراثه وحكم، وفي «ج»: في مرتبة الحكم، تصحيف صحيحه ما أثبتناه.

[80] في «أ» و «ب»: في.

[81] سورة آل عمران 3: 61.

[82] في «أ» و «ب»: من.

[83] في «أ»: إذا.

[84] في «ج»: دعاء الأنبياء.

الصيانة و الإيثار و الإعظام و الإجلال محل ذاته عند الله سبحانه فيما فرض عليه من الاعتقاد بها و ألزمه العباد[85].

و لو لم يدلّ من خارج دليل[86] على أن النبي ص[87] أفضل من أمير المؤمنين ع لقضى هذا الاعتبار بالتساوي بينهما في الفضل و الرُّتبة و لكن الدليل أخرج ذلك و بقي ما سواه بمقتضاه

[فصل الاستدلال بجعل الرسول ص حب علي ع حبا له و بغضه بغضا له و حربه حربا له]

و من ذلك أنه ع جعل أحكام ولائه أحكام ولاء نفسه سواء و حكم عداوته كحكم العداوة له على الانفراد و قضى على محاربه بالقضاء على محاربه ص و لم يجعل بينهما فصلا[88] بحال و كذلك[89] حكم في بغضه و وده.

و قد علمنا أنه لم يضع[90] الحكم في ذلك للمحاباة بل وضعه على الاستحقاق و وجوب العدل في القضاء. و إذا كان الحكم بذلك من حيث وصفناه[91] وجب أن يكون مساويا له في الفضل الذي أوجب له من هذه الخلال و إلا لم يكن له وجه في الفضل[92]. و هذا كالأول فيما ذكرناه

[85] في «ج»: و أكرم العباد.

[86] في «ج»: من دليل خارج.

[87] زاد في «أ» و «ب»: كان.

[88] في «ب»: فضلا.

[89] في «ج»: و لذلك.

[90] في «ج»: يصنع.

[91] في «ج»: ما وصفناه.

[92] في «ب»: في القضاء.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فوجب التساوي بينهما في كل حال إلا ما أخرجه الدليل من فضله ص الذي اختص به بأعماله و قربه الخاصّ[93] و لم يسند إليه ما سلّمه و إياه من الأحكام بل أسنده إلى الفضل الذي تساويا فيه ما[94] سوى المخصوص على ما ذكرناه.

[فصل الاستدلال بحديث الطائر المشوي]

و من ذلك قوله ع المروي عن الفئتين الخاصّة و العامّة اللّهمّ ائتني بأحبّ خلقك إليك يأكل معي من هذا الطائر فجاء عليّ ع فلمّا بصر به رسول الله ص قال و إليّ يعني به أحبّ[95] الخلق إلى الله تعالى و إليه.

و قد علمنا أن محبّة الله لخلقه إنما هي ثوابه لهم و تعظيمه إياهم و إكباره و إجلاله لهم و تعظيمهم و أنها لا توضع على التفصيل[96] الذي يشمل[97] الأطفال و البهائم و ذوي العاهات و المجانين لأنه لا يقال إن الله تعالى يحبّ الأطفال و البهائم فنعلم أنها مفيدة[98] الثواب على الاستحقاق و ليست باتفاق الموحدين كمحبّة[99] الطباع بالميل إلى المشتهى و الملذوذ من الأشياء. و إذا ثبت أن أمير المؤمنين ع أحبّ الخلق إلى الله تعالى فقد وضح أنه أعظمهم ثوابا عند الله و أكرمهم عليه و ذلك لا يكون إلا بكونه أفضلهم عملا و أرضاهم فعلا و أجلّهم

93 في «أ» و «ب»: الخاصّة.

94 في «ج»: ممّا.

95 في «أ» و «ب»: وأحبّ.

96 في «أ» و «ب»: التفضيل.

97 في «أ»: يشتمل.

98 في «ب»: مقيّدة.

99 في «ب» و «ج»: كمحبته.

في مراتب العابدين.

و عموم اللفظ بأنه أحبّ خلق الله تعالى إليه على الوجه الذي فسرناه و قضينا[100] بأنه أفضل من جميع الملائكة و الأنبياء ع[101] و من دونهم من عالمي[102] الأنام و لولا أن الدليل أخرج رسول الله ص من هذا[103] العموم لقضى بدخوله فيه[104] ظاهر الكلام لكنه اختص بالخروج منه بما لا يمكن قيامه على سواه و لا[105] يسلم لمن ادّعاه.

[فصل الاستدلال بمقام أمير المؤمنين ع في القيامة على أفضليته في الدنيا]

و من ذلك ما جاءت به الأخبار على التظاهر و الانتشار و نقله رجال الخاصة و العامة على التطابق و الاتفاق عن النبي ص أنّ أمير المؤمنين ص يلي معه الحوض يوم القيامة. و يحول بين يديه لواء الحمد إلى الجنّة و أنّه قسيم الجنّة و النار. و أنّه يعلو معه في مراتب المنبر المنصوب له يوم القيامة للمآب فيقعد الرسول ص في ذروته و أعلاه و يجلس أمير المؤمنين ص في المرقاة التي تلي الذروة منه[106] و يجلس الأنبياء ص دونهما[107] ص[108] و أنّه يدعى

100 كذا، و الظاهر أنّها تصحيف «يقضينا» أو «يفضي بنا إلى أنّه» لتكون خبرا لـ «عموم».

101 في «ج»: جميع البشر الأنبياء و الملائكة.

102 في «ج»: عالم.

103 في «أ»: هذه.

104 في «ج»: فيه بدخول.

105 في «ج»: ولم.

106 في «ج»: أمير المؤمنين عليه السلام دونه بمرقاة.

107 في «ج»: دونهما.

108 في «ج»: عليهم.

Presented By: www.jafrilibrary.com

ص فَيُكْسَى [109] حُلَّةً أُخْرَى. وَأَنَّهُ لَا يَجُوزُ الصِّرَاطَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ مَعَهُ بَرَاءَةٌ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ع مِنَ النَّارِ. وَأَنَّ ذُرِّيَّتَهُ الْأَئِمَّةَ الْأَبْرَارَ ع يَوْمَئِذٍ أَصْحَابُ الْأَعْرَافِ.

و أمثال هذه [110] الأخبار يطول بذكرها المقام [111] و ينتشر بتعدادها [112] الكلام. و من عني بأخبار العامة و تصفح [113] روايات الخاصة و لقي النقلة من الفريقين و حمل عنهم الآثار لم يتخالجه ريبٌ في ظهورها بينهم و اتفاقهم على تصحيحها و التسليم لها على الاصطلاح. و قد ثبت أن القيامة محلّ الجزاء و أن الترتيب في الكرامة [114] فيها بحسب الأعمال [115] و مقامات الهوان فيها على الاستحقاق بالأعمال [116].

و إذا كان مضمون هذه الأخبار يفيد تقدّم أمير المؤمنين ص على كافّة الخلق سوى رسول الله ص في كرامته و الثواب [117] دل ذلك على أنه أفضل من سائرهم في [118] الأعمال.

[فصل الاستدلال بأخبار الخاصة على أفضلية الإمام علي ع]

فأما الأخبار التي يختصّ بالاحتجاج [119] بها الإمامية لورودها من طرقهم و عن أئمتهم ع

[109] في «ج»: فيلبس.

[110] في «ب» و «ج»: لهذه.

[111] في «أ» و «ب»: التقصاص. و يعني التتبّع.

[112] في «ج»: و ينشر بتعدّدها.

[113] في «أ» و «ب»: و يصلح.

[114] في «ج»: الكتابة.

[115] في «أ»: بحسب للأعمال.

[116] (بالأعمال) ليس في «ج».

[117] في «أ» و «ب»: كرامة الثواب.

[118] في «أ» و «ب»: من.

فهي كثيرة مشهورة عند علمائهم مبثوثة [120] في أصولهم و مصنفاتهم على الظهور و الانتشار. فمنها

قَوْلُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ص أَمَا وَ اللَّهِ لَوْ لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ص لَمَا كَانَ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ص كُفْءٌ مِنَ الْخَلْقِ [121] آدَمُ فَمَنْ دُونَهُ. وَ قَوْلُهُ ع كَانَ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ نَبِيَّ بْنَ نَبِيِّ بْنِ نَبِيِّ بْنِ خَلِيلِ اللَّهِ وَ كَانَ صِدِّيقاً رَسُولاً وَ كَانَ وَ اللَّهِ أَبِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ سَلَامُهُ أَفْضَلَ مِنْهُ. وَ قَوْلُهُ ع وَ قَدْ سُئِلَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ص مَا كَانَتْ مَنْزِلَتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ص قَالَ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَضْلٌ سِوَى الرِّسَالَةِ الَّتِي أَوْرَدَهَا وَ جَاءَ مِثْلُ ذَلِكَ بِعَيْنِهِ عَنْ أَبِيهِ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي الْحَسَنِ وَ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ ع. وَ قَوْلُهُمْ جَمِيعاً بِالْآثَارِ الْمَشْهُورَةِ لَوْ لَا رَسُولُ اللَّهِ ص وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع لَمْ يَخْلُقِ اللَّهُ سَمَاءً وَ لَا أَرْضاً وَ لَا جَنَّةً وَ لَا نَاراً.

و هذا يفيد فضلهما بالأعمال و تعلق الخلق في مصالحهم بمعرفتهما و الطاعة لهما و التعظيم و الإجلال

[فصل الاستدلال بأخبار العامة]

وَ قَدْ رَوَتِ الْعَامَّةُ مِنْ طَرِيقِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ وَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَحِمَهُمَا اللَّهُ تَعَالَى عَنِ النَّبِيِّ ص أَنَّهُ قَالَ: عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ.

و هذا نص في موضع الخلاف. وَ رُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ ادْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَ لَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ قَالَ أَنَا سَيِّدُ الْبَشَرِ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.

[119] في «أ»: نخصّ الاحتجاج، و في «ب»: يخصّ الاحتجاج.

[120] في «ج»: منسوبة.

[121] زاد في «ج»: من.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

فجعله تاليه[122] في السيادة للخلق و لم يجعل بينه و بينه واسطة في السيادة فدل على أنه تاليه[123] في الفضل.

وَ رُوِيَ عَنْهَا مِنْ طَرِيقٍ يَرْضَاهُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ أَنَّهَا قَالَتْ فِي الْخَوَارِجِ حِينَ ظَهَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ع عَلَيْهِمْ وَ قَتَلَهُمْ مَا يَمْنَعُنِي مِمَّا بَيْنِي وَ بَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْ أَقُولَ فِيهِ مَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ص فِيهِ وَ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَ الْخَلِيقَةِ.

وَ رَوَوْا عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: عَلِيٌّ سَيِّدُ الْبَشَرِ لَا يَشُكُّ فِيهِ إِلَّا كَافِرٌ.

و الأخبار في هذا كثيرة[124] و فيما أثبتناه مقنع و الاحتجاج بكل خبر منها له وجه و الأصل في جميعها منهجه ما ذكرناه و الله ولي التوفيق

[فصل الاستدلال بجهاد أمير المؤمنين ع و جهوده على أفضليته]

و قد اعتمد أكثر أهل النظر في التفضيل على ثلاث طرق أحدها ظواهر الأعمال. و الثاني على السمع الوارد بمقادير الثواب و ما دلّت عليه[125] معاني الكلام. و الثالث المنافع في الدين بالأعمال.

فأما مقادير الثواب و دلائلها[126] من مضمون الأخبار المستحقّ للجزاء[127] فقد مضى طرف[128] منه فيما قدمناه. و أما ظواهر الأعمال فإنه لا يوجد أحد في الإسلام له من

122 في «ج»: ثانيه.

123 في «ج»: ثانيه.

124 في «أ» و «ب»: كثير.

125 زاد في «أ» و «ب»: في.

126 في «ج»: و دلالتها.

ظواهر أعمال الخير ما يوجد لأمير المؤمنين ص. فإذا كان الإسلام أفضل الأديان لأنه أعمّ مصلحة للعباد كان العمل في تأييد شرائعه أفضل الأعمال مع الإجماع أن شريعة الإسلام أفضل الشرائع و العمل بها أفضل الأعمال و حمل المخالف قوله تعالى ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ﴾[129] على أنه في أمّة الإسلام مؤكّد[130] الحجة[131] على ما ذكرناه.

فأما إيجاب الفضل في المنافع الدينية فإن أكثر المعتزلة عوّلوا[132] في تفضيل النبي ص على من تقدمه بكثرة المستحسنين له و المتبعين[133] لملته و شريعته على ما سلف من أمم الأنبياء. فإذا كانت شريعة الإسلام إنما تثبت بالنصرة للنبي ص بما[134] عددناه مما كان لأمير المؤمنين ع وجب تعلّق النفع على الوجه الذي يقتضي فضله على كافّة من فاته ذلك من السالفين[135] و من الأمم المتأخرين.

و وجه آخر و ثانيها في فروعها أنه لما ثبت أنها المحقة من الأمم دون غيرها ثبت أن النفع بالإسلام الذي جاء به النبي ص لا يتعدّاها إلى غيرها و إذا كان إنما وصل إليها بأمير المؤمنين

127 في «أ» و «ج»: للجزاء.

128 في «أ» و «ب»: طرق.

129 سورة آل عمران 3: 110.

130 في «أ» و «ب»: مولد.

131 في «ج»: نجحه.

132 في «ج»: يقولون.

133 في «أ» و «ب»: المستعين، و في «ج»: المستعينين، و كلّها تصحيف صحيحه ما أثبتناه «أو المستجيبين له».

134 في «أوب وج»: إنما، تصحيف صحيحه ما أثبتناه.

135 في «ج»: السابقين.

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

ع ثبت له الفضل الذي ثبت[136] للنبي ص من جهة ربه على ما ذكرناه من قواعد القوم في الفضل[137] بالفضائل من جهة النفع العام فتفاضل الخلق فيه حسب كثرة[138] القائلين بالدين المستبين بذلك من الأنام. و الله ولي التوفيق و صلى الله على سيد رسله محمد النبي و آله وسلم تسليما كثيرا.

[136] في «أ» و«ب»: وجب.

[137] في «ج»: العقل.

[138] في «أ» و«ب»: كره.

فہرست

مطالب	صفحہ نمبر
مقدمہ مترجم	6
مقدمہ اولیٰ	8
مقدمہ ثانی	11
مقدمہ محقق	17
رسالہ ہذا (رسالہ تفضیل امیر المومنین علیہ السلام کے مختلف عناوین	23
روش تحقیق	27
ترجمہ رسالہ	29
مقدمہ: [تفضیل کی بابت اقوال شیعہ کا بیان]	30
فصل ۱: [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام خلائق پر امیر المومنین علی علیہ السلام کی برتری پر آیہ مباہلہ سے استدلال]	32
فصل ۲: [اس مطلب کے ذریعے سے استدلال کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام کی محبت کو اپنی محبت، علی علیہ السلام سے بغض رکھنے کو خود سے بغض رکھنا اور علی علیہ السلام سے جنگ کو خود سے جنگ کرنا قرار دیا]	37
فصل ۳: [حدیث طائر مشوی سے استدلال]	41
فصل ۴: [قیامت میں امیر المومنین علیہ السلام کے مقام کی بناپر دنیا میں ان	44

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

کی برتری پر استدلال]

فصل ۵: [شیعہ روایات سے امیر المومنین علیہ السلام کی برتری و افضلیت پر استدلال] 47

فصل ۶: [اہل سنت کی روایات سے امیر المومنین علیہ السلام کی برتری و افضلیت پر استدلال] 50

فصل ۷: [علی علیہ السلام کے جہاد اور کوشش کے وسیلے سے ان کے افضل ہونے پر استدلال] 53

رسالے کا عربی متن 56

مؤلف کی ترجمہ کردہ دیگر کتب جو ادارہ ہذا کی جانب سے شایع کی گئی ہیں

نام کتاب	مؤلف	
مختصر زیارت جامعہ کبیرہ	آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی	مطبوعہ
مجموعہ رسائل علامہ طباطبائی (۱)	علامہ محمد حسین طباطبائیؒ	مطبوعہ
مائۃ منقبۃ	ابن شاذان قمیؒ	مطبوعہ
عجائبات فاطمیؑ	آقائے سید محمد یزدی نجفی	مطبوعہ
غلو، حقیقت اور اس کی اقسام	آقائے سید کمال الحیدری	مطبوعہ
تجلیات ولایت (رسائل در فضائل امام علیؑ)	آقائے سید محمد یزدی نجفی	مطبوعہ
اصول تفسیر قرآن	آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی	مطبوعہ
علم درایۃ الحدیث	آقائے محمد حسن ربانی	مطبوعہ
الدرۃ الباھرۃ من الاصداف الطاھرۃ	شہید اولؒ	مطبوعہ
اصول علم الحدیث (سلسلہ حدیث شناسی ۱)	آیت اللہ عبد الہادی فضلیؒ	زیر طبع
اثبات فضائل زہراؑ	سید ہاشم ہاشمی	مطبوعہ
زیارت در نگاہ اہلسنت	آقائے محمد علی حسین زادہ	مطبوعہ
فقہ جعفری کا مختصر تعارف	آقائے سید محمد یزدی نجفی	مطبوعہ
فرق و مذاہب اسلامی کا تعارف	آقائے رضا برنجکار	مطبوعہ
حقیقت معجزہ (مجموعہ تقاریر)	سید سبطین علی نقوی امروہوی	مطبوعہ
الولایۃ التکوینیۃ فی اقوال علماء الامامیۃ	سید سبطین علی نقوی امروہوی	مطبوعہ
الزہراءؑ (سیرت جناب سیدہؑ)	آیت اللہ عبد الرزاق مقرمؒ	مطبوعہ
الانوار اللامعۃ فی شرح زیارۃ الجامعۃ	علامہ سید عبد اللہ شبر کاظمیؒ	مطبوعہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

دوالد وما ولد (سیرت امام رضاؑ و امام جوادؑ)	آیت اللہ عبد الرزاق مقرمؒ	مطبوعہ
علم الرجال کی چار اصلی کتب	آیت اللہ سید علی خامنہ ای	مطبوعہ
اصول علم الرجال (سلسلہ حدیث شناسی ۲)	آیت اللہ عبد الہادی فضلیؒ	زیر ترجمہ
مجموعہ رسائل علامہ مرتضیٰ عسکریؒ	علامہ سید مرتضیٰ عسکریؒ	زیر طبع
مظلومیت زہراءؑ (ترجمہ ماساۃ الزہراءؑ)	علامہ سید جعفر مرتضیٰ عاملی	مطبوعہ
علی اکبر علیہ السلام	آیت اللہ عبد الرزاق مقرمؒ	مطبوعہ
رسالہ تفضیل امیر المومنین علیہ السلام (کتاب ہذا)	شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ	مطبوعہ
تاج المو الید	علامہ طبرسی رحمۃ اللہ علیہ	مطبوعہ
بنات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یامنہ بولی بیٹیاں!	علامہ سید جعفر مرتضیٰ عاملی رحمۃ اللہ علیہ	مطبوعہ
اسلام کی مثالی خواتین	سید سبطین علی نقوی امروہوی	زیر تالیف
اصول علم العقائد	غلام علی سنجری	زیر طبع
توحید (مجموعہ تقاریر)	سید سبطین علی نقوی امروہوی	زیر طبع
الثقلین (مجموعہ تقاریر)	سید سبطین علی نقوی امروہوی	زیر طبع
حسینؑ از زبان حسینؑ	حجۃ الاسلام والمسلمین محمد محمدیان	زیر ترجمہ
علیؑ از زبان علیؑ	حجۃ الاسلام والمسلمین محمد محمدیان	زیر ترجمہ
میثم تمار رضی اللہ عنہ، شہید عقیدہ وولا	علامہ شیخ محمد حسین مظفر رحمۃ اللہ علیہ	زیر ترجمہ

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com

Presented By: www.jafrilibrary.com